Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
26

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

18 رجب 1431 ہجری۔ 1 وفاء 1389 ہش۔ 1- جون 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

۞...... ’’قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں اور اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے تھے۔

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے ساتھ دوسروں کا وجود بالکل ہیچ جاننا چاہئے۔ دوسروں کے وجود کو ایک مردہ کیڑا کی طرح خیال کرنا چاہئے کیونکہ وہ کچھ کسی کا بگاڑ نہیں سکتے اور نہ سنوار سکتے ہیں۔ نیکی کو نیک لوگ اگر ہزار پردوں کے اندر بھی کریں تو خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ اسے ظاہر کردے گا اور اسی طرح بدی کا حال ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کررہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانا بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آکر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے۔ کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے یعنی اخفائے راز۔ اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں۔ ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ غرض خدا کے بندوں کی حالت تو اس نقطہ تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ نیک بھی چاہتے ہیں کہ ہماری نیکی پوشیدہ رہے اور بد بھی اپنی بدی کو پوشیدہ رکھنے کی دعا کرتا ہے مگر اس امر میں دونوں نیک وبد کی دعا قبول نہیں ہوتی‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 186)

۞...... ’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے، وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

۞...... ’’دُعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دُعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائے اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگے کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 182)

۞...... ’’حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے...... جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے...... اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 397۔ جدید ایڈیشن)

۞...... ’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں‘‘۔
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591۔ جدید ایڈیشن)

۞...... ’’سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دُعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔ دُعا میں بڑی قوتیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ مَیں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا مَیں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے زمانہ میں بعض مخالفین کو نبیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اسلام کے واسطے اب یہی راہ ہے جس کو خشک مُلّا اور خُشک فلسفی نہیں سمجھ سکتا۔ اگر ہمارے واسطے لڑائی کی راہ کھلی ہوتی تو اس کے لئے تمام سامان بھی مہیا ہو جاتے۔ جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔ نادان دشمن جو سیاہ دل ہے وہ کہتا ہے کہ ان کو سوائے سونے اور کھانے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ مگر ہمارے نزدیک دُعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو سمجھے کہ خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 36)

سیدنا بلال فنڈ میں حصہ لیں

تمام حباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ آپ سب احباب کو معلوم ہے کہ مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور پاکستان میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں ۱۰۰ سے زیادہ نفوس اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگئیں اور ۱۰۰ کے قریب احباب شدید طور پر زخمی ہوئے۔ شہداء کے لواحقین کی نگہداشت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں ایک بابرکت تحریک ’’سیدنا بلال فنڈ‘‘ کے نام سے جاری فرمائی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 11 جون 2010 میں اس تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے تمام احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں اس نام سے علیحدہ مدّ قائم کی گئی ہے۔ تمام احباب جماعت عموماً اور مخیّر احباب خصوصاً اس بابرکت فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر بیت المال آمد، قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مولانا وحیدالدین خان صاحب کا تائیدی مضمون
اور
بعض غلط فہمیوں کے ازالے

2

گزشتہ گفتگو میں یاجوج ماجوج اور دجّال کا تذکرہ کرکے ہم نے بتایا تھا کہ مکرم وحیدالدین خان صاحب نے احمدیہ علم کلام کی تائید میں اس کا ذکر کیا ہے اس گفتگو میں **مہدی و مسیح کے ایک وجود ہونے** اور **وفات مسیح** کے حوالہ سے کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

مہدی و مسیح ایک وجود ہے ::

دجال اور یاجوج کی حقیقت بیان کرنے کے بعد علامہ صاحب جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کے مطابق مہدی اور مسیح کو ایک ہی وجود قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ایک حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الصبر علی البلاء کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی شخصیت کے علامتی طور پر دو الگ الگ نام ہیں۔ آخری دَور میں ظاہر ہونے والی ایک ہی شخصیت ہے جس کو کسی روایت میں رجل مومن کہا گیا اور کسی روایت میں مہدی اور کسی روایت میں مسیح ایک اعتبار سے ظاہر ہونے والا شخص اُمت محمدی کا ایک فرد ہوگا۔ (صفحہ 41)

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

’’ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ **لَا مَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی** یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 356، مصنفہ 350)

وفاتِ مسیح ::

علامہ صاحب جماعت احمدیہ کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو وفات یافتہ مانتے ہوئے لکھتے ہیں :-

’’عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان میں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں جسمانی طور پر آسمان سے اُتر کر زمین پر آئیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ یہ تصور اگرچہ لوگوں میں بہت پھیلا ہوا ہے مگر وہ اپنی موجودہ صورت میں نہ قرآن سے ثابت ہے اور نہ احادیث سے۔ حدیث کی مختلف کتابوں میں تقریبًا دو درجن معتبر روایتیں ہیں جن میں مسیح کے ظہور کا بیان پایا جاتا ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی روایت میں صراحتًا یہ الفاظ موجود نہیں کہ مسیح جسمانی طور پر آسمان سے اُتر کر زمین پر آئیں گے۔ اس سلسلے میں جو بات ہے وہ صرف یہ ہے کہ روایتوں میں نزول اور بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر صرف اس لفظ سے ثابت نہیں ہوگا کہ حضرت مسیح آسمان سے اُتر کر نیچے زمین پر آئیں گے۔ عربی زبان میں نزول کا لفظ سادہ طور پر آنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے نہ کہ آسمان سے اُترنے کے معنوں میں اس اعتبار سے مہمان کو نزیل کہا جاتا ہے یعنی آنے والا اس طرح بعث کے لفظ میں بھی آسمان سے اُترنے کا مفہوم شامل نہیں۔ بعث کا مطلب اُٹھنا یا ظاہر ہونا ہے نہ کہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترنا۔‘‘

پھر لکھتے ہیں :-

’’حقیقت یہ ہے کہ مسیح کی آمد سے مُراد مسیح کے رول کی آمد ہے یعنی دَورِ آخر میں جب کہ دجال ظاہر ہوگا اس وقت امت محمدی کا کوئی شخص اُٹھے گا اور مسیح جیسا رول ادا کرتے ہوئے دجال کے فتنوں کا مقابلہ کرے گا اور اس کو شکست دے گا حدیث میں قتل دجال کا ذکر ہے اس سے مُراد دجال کا جسمانی قتل نہیں ہے بلکہ دجال کے فتنے کو بذریعہ دلائل قتل کرنا ہے۔‘‘ (الرّسالہ، نئی دہلی، مئی 2010ء صفحہ 46)

جہاں تک وفاتِ مسیح کا تعلق ہے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل بھی بعض بزرگ وفاتِ مسیح کے قائل تھے اور 1400 سال میں ربّانی علماء کا ایسا طبقہ رہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو تسلیم کرتا رہا ہے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے کچھ عرصہ قبل بکثرت علماء حیاتِ مسیح کے قائل ہو چکے تھے اور اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ مسیح ناصری علیہ السلام آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں اُسی جسم کے ساتھ نازل ہوں گے۔ اور اس کے لئے وہ بلا ثبوت اور بلا دلیل قرآن مجید میں بیان فرمودہ لفظ ’’**رفع**‘‘ کو آسمان پر اُٹھانے کے لئے اور حدیث شریف میں آمدہ لفظ ’’**نزول**‘‘ کو آسمان سے اُترنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشن دلیلوں سے ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام انسانوں اور نبیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور احادیث میں جس مسیح کے نزول کا ذکر ہے اس سے مُراد مثیل مسیح ہے۔ آپ نے فرمایا **رفع** کا لفظ ان کے درجات کی بلندی کے لئے اور **نزول** کا لفظ اُن کی بابرکت تشریف آوری کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور یہی عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر دُعا بَیْنَ السّجدَتَین میں ’’**وَارْفَعْنِی**‘‘ کی دُعا کرتے رہے اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے اور قرآن مجید میں **اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا** (الحجر) کی آیت موجود ہے جس کا مطلب ہے خدا نے تمہاری طرف ذکر یعنی یہ عظیم الشان رسول یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل فرمایا ہے۔ لیکن کوئی نہیں کہتا کہ آپ بجسم عنصری آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خاص طور پر آسمان سے نازل ہونے کا مطلب کیوں لیا جاتا ہے، جس کا ثبوت نہ تو قرآن سے ملتا ہے اور نہ حدیث سے اور نہ ہی لغت عربی سے۔ آپ کا وفاتِ مسیح کا اعلان کرنا تھا اور خود کو مثیل مسیح کہنا تھا کہ مولوی حضرات آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ آپ کو کافر، مُرتد اور دجّال ٹھہرایا گیا نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات۔ لیکن آج بکثرت علماء کرام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عقیدہ کی تائید کر رہے ہیں جیسا کہ علاّمہ وحیدالدین خان صاحب نے اپنے مضمون میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیح کے ہتھیار کو عیسائیوں کے خدا کی موت کے طور پر ایک علمی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا، جس کا ذکر حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے دو ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں نور محمد نقشبندی صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا کہ :

’’اُسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا اتلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اُس کا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور اُن کی سیرۃ جن پر اُس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی و نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا۔ مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اُس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور لفرائی اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ، جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہوکر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مُجھ کو قبول کرلو۔ اس ترکیب سے اس نے لفرائی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام وفاتِ مسیح کا اعلان فرما کر مسلمانوں کو یہ نصیحت فرماتے ہیں :

’’اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ بدر اب جماعتی ویب سائٹ
www.alislam.org/badr پر دیکھ سکتے ہیں

سَو سروں کا نذرانہ

جو راہِ حق میں دیا سو سروں کا نذرانہ
خدائے عزّ و جلّ! تو قبول فرمانا
ہراس و خوف کی کوئی رمق نہیں دل میں
کہ کارزارِ محبت میں کیسا گھبرانا؟
ہماری عرض سنے گا وہ قادر مطلق
ہماری کوئی کچہری نہ کوئی ہے تھانہ
جو کر رہے ہو، خدا سے چھپاؤ گے کیسے ؟
فقیہہ مصلحت بیں کو یہ بات سمجھانا
بہت ہے حبس، خداوند کوثر و تسنیم
تو اپنے فضل کی بارش ادھر بھی برسانا
مجھے پہنچنا ہے صبر و رضا کی منزل پر
اے سیل اشک ! مرے راستے سے ہٹ جانا
جو عہدِ بیعت کیا، اس کی پاسداری کو
لہو سے دستخط ہم کر رہے ہیں روزانہ

(عبدالکریم قدسی، پاکستان)

خطبہ جمعہ

جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے، اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے

آج جب کہ ہر طرف اسلام کے خلاف محاذ کھڑے کئے گئے ہیں حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہدِ بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے

(شرائط بیعت کے حوالے سے احباب جماعت کو اہم نصائح)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/اپریل 2010ء بمطابق 23/شہادت 1389 ہجری شمسی بمقام سوئٹزرلینڈ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

میں اکثر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں اور حقیقی شکر گزاری اسی صورت میں ادا ہو سکتی ہے جب ہمارے دل میں تقویٰ ہو، جب ہم اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھتے ہوئے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس دورے کے دوران جو میں نے یورپ کے مختلف ممالک کا کیا ہے میں نے گزشتہ دو تین خطبات میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ باتیں دوہرانے کی مجھے اس وجہ سے بھی توجہ پیدا ہوئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں MTA کی سہولت سے نوازا ہوا ہے جس میں میرے خطبات باقاعدہ آتے ہیں اور دوسرے ایسے پروگرام بھی جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں پھر بھی سو فیصد افرادِ جماعت اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ایک خاصی تعداد مردوں، عورتوں اور نوجوانوں میں ایسے افراد کی ہے جو باقاعدگی سے خطبہ بھی نہیں سنتے۔ یا سن لیں تو یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید جس جگہ خطبہ دیا جا رہا ہے وہاں کے لوگوں کے لئے ہے۔ حالانکہ ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ خاص طور پر جو پرانے احمدی ہیں ان میں یہ بڑی غلط رَو پیدا ہو گئی ہے۔ نئے ہونے والے احمدیوں میں عربوں میں سے بھی لکھتے ہیں، یا جو نو مبائعین ہیں ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ بعض خطبات میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے حالات کے متعلق آپ کہہ رہے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رشین میں بھی باقاعدہ خطبہ کا ترجمہ MTA سے نشر کیا جاتا ہے اور روس کے مختلف ممالک سے احمدیوں کے، جو وہاں کے مقامی احمدی ہیں، خطوط بڑی کثرت سے آنے لگ گئے ہیں کہ خطبات نے ہم پر مثبت اثر کرنا شروع کر دیا ہے اور بعض اوقات تربیتی خطبات پر یوں لگتا ہے کہ جیسے خاص طور پر ہمارے حالات دیکھ کر ہمارے لئے دیئے جا رہے ہیں۔ بلکہ شادی بیاہ کی رسوم پر جب میں نے خطبہ دیا تھا تو اس وقت بھی خط آئے کہ ان رسوم نے ہمیں بھی جکڑا ہوا ہے اور خطبہ نے ہمارے لئے بہت سا تربیتی سامان مہیا فرمایا ہے۔ تو جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یا تو خطبات کو سنتی نہیں یا اپنے آپ کو اس کا مخاطب نہیں سمجھتی یا رسمی طور پر سن لیتی ہے۔ اس لئے میں بعض معاملات کی طرف ہر ملک میں بار بار اپنے خطبات میں توجہ دلاتا ہوں کیونکہ دورے کی وجہ سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جمعہ پر حاضر ہو جاتی ہے۔ ہر احمدی کے اندر ایک نیکی کا بیج تو ہے۔ خلافت سے ایک تعلق تو ہے جس کی وجہ سے باوجود عمومی کمزوریوں کے جب سنتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا دورہ ہے اور خطبہ ہے، جلسہ ہے تو ایک خاص شوق اور جذبے سے اس پروگرام میں شامل ہوتے ہیں چاہے خطبہ ہو یا کوئی اور پروگرام ہو۔

پس آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں سوئٹزرلینڈ کے احمدیوں کو بھی بعض امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور سب سے پہلی بات تو یہی ہے جو شروع میں مَیں نے کہی کہ عبدِ شکور بنیں، شکر گزار بندے بنیں۔ خاص طور پر یورپ کے ممالک میں آنے والے احمدی اور آپ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ میں آ کر رہنے اور مالی سکون و کشائش عطا فرمائے، ان کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری کے مضمون کو قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی شکر گزاری کی طرف توجہ دلائی ہے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اظہار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری اور اس کا اظہار کیا ہے؟ اس کی شکر گزاری کا اظہار اس کی کامل فرمانبرداری ہے۔ اس کے حکموں کی پابندی ہے۔ جن باتوں کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے انہیں پوری توجہ سے سرانجام دینا ہے اور جن باتوں سے اس نے روکا ہے ان سے کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتے ہوئے رُک جانا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اپنی زندگی عبدِ شکور بن کر گزارے اور عبدِ شکور بننے کے لئے اپنے دل و دماغ میں اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھے۔ اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے ذکر سے تَر رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے انہیں یاد رکھے اور انہیں یاد رکھتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد زبان پر جاری رہے اور صرف زبان پر نہ جاری ہو بلکہ ایک حقیقی مومن کا اظہار اس کے ہر عضو سے ہوتا ہو، اس کی ہر حرکت و سکون سے ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ بننے کی کوشش ہو۔ یہ عاجزی اس وقت ہو سکتی ہے جب حقیقت میں تمام نعمتوں کا دینے والا خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار دل میں ہو۔ جو نعمتیں اس نے دی ہیں ان کا استعمال اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہو۔ صحت مند جسم دیا ہے تو عبادت اور اس کے راستے میں اس کے دین کی خدمت کر کے اس کا شکر ادا کریں۔ اگر کشائش عطا فرمائی ہے تو کسی قسم کی رعونت، تکبر اور فخر کے بغیر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں اور استعدادوں اور مال اور اولاد کے صحیح مصارف خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ہیں تو طبعی شکر گزاری بھی ہے اور پھر خدا تعالیٰ جو اپنے بندے پر بہت رحم کرنے والا ہے اور ایک کے بدلے کئی گنا دینے والا ہے۔ وہ استعدادیں بھی بڑھاتا ہے، صحت بھی دیتا ہے، کشائش بھی دیتا ہے، ایک عابد بندے کو اپنے قرب سے بھی نوازتا ہے۔ اس کا جو مقصدِ پیدائش ہے اس کے حصول کی بھی توفیق دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر انسان اپنے زورِ بازو سے عبادت یعنی مقبول عبادت بھی نہیں کر سکتا۔ اگر عبادت کرتا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ قابلِ قبول نہیں تو ایسی عبادت بھی بے فائدہ

ہے۔ پس یہ شکر گزاری کا مضمون ہے جو نیکیوں میں بڑھنے کی بھی توفیق دیتا ہے۔ تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ قرار دے کر اس کی طرف جھکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے شکر گزار بندوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ (آل عمران: 116) اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

پس تقویٰ بھی شکر گزاری سے بڑھتا ہے کیونکہ شکر گزاری بھی ایک نیکی ہے۔ اور حقیقی نیکیوں کی توفیق بھی اپنے تمام تر وجود، مال، صلاحیتوں اور نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرنے سے ملتی ہے اور ایسے نیکیوں میں بڑھنے والے اور شکر گزار مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ خود کس طرح اپنے شکور ہونے کا ثبوت دیتا ہے، اس کی مزید وضاحت کے لئے اس طرح بیان فرمایا کہ لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ۔ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ۔ (فاطر: 31) یعنی تاکہ وہ انہیں ان کے اعمال کے پورے پورے اجر دے اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ بڑھا دے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بہت قدر دان ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے لئے شکور کا لفظ استعمال کرتا ہے تو بندوں والی عاجزی اور شکر گزاری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جو تمام طاقتوں اور قدرتوں کا مالک ہے وہ جب شکور بنتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی عاجزی اور شکر گزاری اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کو پسند کیا ہے اور خالص ہو کر اس کی خاطر کی گئی عبادتیں اور تمام نیکیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہیں۔ اس لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے غفور کے لفظ کے ساتھ شکور کا لفظ استعمال فرمایا کہ وہ بخشنے والا ہے اور قدر دان ہے۔ انسان جو کمزور ہے جب اس کو احساس ہو جائے کہ میں نے ہر نیکی خدا تعالیٰ کی خاطر بجالانی ہے اور اس کا شکر گزار بندہ بننا ہے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھکنا ہے تو اللہ تعالیٰ جو بہت بخشنے والا ہے، جس کی رحمت بہت وسیع ہے وہ اپنی مغفرت کی چادر میں اپنے بندے کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اس کے گناہوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اپنی طرف بڑھنے والے اپنے بندے کے ہر قدم کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے انعامات میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ ہمارا خدا ہے جو ہر لحاظ سے اپنے بندے کو نوازتا ہے۔ اسے دنیا بھی ملتی ہے اور اس کو نیکیوں کے اجر بھی ملتے ہیں۔ اگر ایسے مہربان اور قدر دان خدا کو چھوڑ کر بندہ اور طرف جائے تو ایسے شخص کو بیوقوف اور بدقسمت کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

پس آپ لوگ جو اس ملک میں آ کر آباد ہوئے ہیں، اپنے جائزے لیں۔ آپ اپنے ماضی کو دیکھیں اور اس پر نظر رکھیں تو آپ میں سے اکثر یہی جواب پائیں گے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا ہے۔ اپنے وطن سے بے وطنی کوئی بلاوجہ اختیار نہیں کرتا۔ یا تو ظالموں کی طرف سے زبردستی نکالا جاتا ہے یا ظلموں سے تنگ آ کر خود انسان نکلتا ہے، یا معاش کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اگر احمدی اپنے جائزے لیں تو صاف نظر آئے گا کہ جو صورتیں میں نے بیان کی ہیں ان میں سے اگر پہلی صورت مکمل طور پر نہیں تو دوسری دو صورتیں بہر حال ہیں۔ ظلموں سے تنگ آ کر نکلنا بھی جیسا کہ میں نے کہا ذہنی سکون اور معاش کی تلاش کی وجہ سے ہی ہے۔ اور ان ملکوں کی حکومتوں نے آپ کے حالات کو حقیقی سمجھ کر آپ لوگوں کو یہاں ٹھہرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ سب فضل ہم پر احمدیت کی وجہ سے کئے ہیں۔ پس یہ پھر اس طرف توجہ دلانے والی چیز ہے کہ احمدیت کے ساتھ اس طرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری ہوگی۔

اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ پس غور کریں، سوچیں کہ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جا رہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ (المعجم الاوسط جلد 3 من اسمہ عیسیٰ حدیث نمبر 4898 صفحہ 384-383۔ دار الفکر، عمان اردن طبع اول 1999ء) تو کیا ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی چیز ہے؟ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ قدر پھر ایک حقیقی احمدی کو عبدِ شکور بنائے گی اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اترتے دیکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہدِ بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ بیعت بیچ دینے کا نام ہے۔ یعنی اپنی خواہشات، تمام تر خواہشات اور جذبات کو خدا تعالیٰ کے حکموں پر قربان کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کا ایک عہد ہے۔ اپنی مرضی کو بالکل ختم کرنے کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کیا جاتا ہے اور اگر اس دن پر یقین ہو جو خدا تعالیٰ سے ملنے کا دن ہے، جس دن ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کن کن باتوں پر ہم سے عہد لیا ہے۔ ان کو میں مختصراً آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ ہر ایک اپنے جائزے خود لے کہ کیا اس کی زندگی اس کے مطابق گزر رہی ہے یا گزارنے کی کوشش ہے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھ کر کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ۔ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل: 35) اور اپنے عہد کو پورا کرو، ہر عہد کے متعلق یقیناً جواب طلبی ہوگی، ہمیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے کہ اس عارضی زندگی کے بعد ایک اخروی اور ہمیشہ کی زندگی کا دور شروع ہونا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کیا عہد لیا ہے؟ اس کو مَیں مختصر بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سچے دل سے ہر قسم کے شرک سے دور رہنے کا عہد کرو۔ اور شرک کے بارے میں آپ نے بڑی وضاحت سے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ شرک صرف ظاہری بتوں اور پتھروں کا شرک نہیں ہے بلکہ ایک مخفی شرک بھی ہوتا ہے۔ اپنے کاموں کی خاطر اپنی نمازوں کو قربان کرنا یہ بھی شرک ہے۔ نمازوں سے بے توجہگی دوہرا گناہ ہے۔ ایک تو اپنے مقصدِ پیدائش سے دوری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ دنیا کو اُس پر مقدم کرنا ہے۔ گویا کہ رازق خدا تعالیٰ نہیں بلکہ آپ کی کوششیں ہیں اور آپ کے کاروبار یا ملازمتیں ہیں۔ بعض دفعہ اولاد بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے مقابلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بھی ایک شرک کی قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کا انکار کر کے اولاد کی بات ماننا بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔ بلکہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی یاد کو یہ چیزیں بھلا دیتی ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو احمدیت سے دور ہٹے ہیں تو اولاد کی وجہ سے۔ اولاد کے بے جا لاڈ پیار نے اور اولاد کی آزادی نے اولاد کو جب دین سے ہٹایا تو خود ماں باپ بھی دین سے ہٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (المنافقون: 10) کہ اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔

پس جب بھی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی دوسری چیز اہمیت حاصل کرے گی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی یاد، اس کی عبادت سے غافل کرے گی اور یہی مخفی شرک ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر دوسری چیزوں کو ترجیح دی جا رہی ہو۔ یہ غفلت معمولی غفلت نہیں ہے بلکہ ہلاکت کی طرف لے جانے والی غفلت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہمارا عہدِ بیعت کر لینا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو جانا کافی ہے بلکہ ہر لمحہ تمہیں خدا تعالیٰ کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو تازہ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہر قسم کے شرک سے انتہائی دوری پیدا ہو جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں؟ بعض لوگ ان باتوں کو چھوٹی اور معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک جھوٹ بھی معمولی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ زنا ہے، بدنظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہوگئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہوگئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔ بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ اسی طرح انصار اللہ ہے، لجنہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے یہ تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران ہیں یعنی مردان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا خاص طور پر دوسرے مسلمان شدید بے چینی میں مبتلا ہیں کہ ان کو کوئی ایسی لیڈرشپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے۔ لیکن آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد اور انذار کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا (سورۃ التحریم: 7) اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔ آج کل تو دنیا کی چمک دمک اور لہو و لعب، مختلف قسم کی برائیاں جو مغربی معاشرے میں برائیاں نہیں کہلاتیں لیکن اسلامی تعلیم میں وہ برائیاں ہیں، اخلاق سے دور لے جانے والی ہیں، منہ پھاڑے کھڑی ہیں جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا پہلے روشن خیالی کے نام پر بعض غلط کام کئے جاتے ہیں اور پھر وہ برائیوں کی طرف دھکیلتے چلے جاتے ہیں۔ تو یہ نہ ہی تفریح ہے، نہ آزادی بلکہ تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے، مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے، یہ آگ ہے اس سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور اپنی اولادوں کو بھی

بچاؤ۔نوجوان لڑکے لڑکیاں جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔اسی طرح ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔نظامِ جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت ہی ہے۔ اگر اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔تم روزے رکھتے ہو دوسرے مسلمان بھی روزے رکھتے ہیں۔تم حج پر جاتے ہو دوسرے بھی حج پر جاتے ہیں۔ یا بعض صدقات بھی دیتے ہیں تو کوئی فرق ہونا چاہئے۔ایک بڑا واضح فرق نظامِ جماعت ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے، اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفۂ وقت کو لکھا جا سکتا ہے۔اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔لیکن نظامِ جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔اسی طرح عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ لوگوں کے لئے ابتلا کا سامان نہ بنیں۔لوگوں کو ابتلا میں نہ ڈالیں اور سچی ہمدردی اور خیر خواہی سے ہر ایک سے سلوک کریں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی شرائطِ بیعت میں نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میرے سے منسوب ہونے کے لئے نمازیں شرط ہیں۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اس بارے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔لیکن اس مضمون کو آپ نے نمازوں کے ساتھ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرو اور اس کے احسانوں کو ہمیشہ یاد رکھو۔

پھر چوتھی شرط بیعت آپ نے بیان فرمائی کہ نفسانی جوش کے تحت نہ زبان سے نہ ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ ہر حالت میں، تنگی کے حالات ہوں یا آسائش کے خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں قدم آگے بڑھانا ہے۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کشائش جو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں آنے کی وجہ سے آپ کو عطا فرمائی ہے اس کے حقیقی شکر گزار بندے بنیں۔بعض لوگ آج کل کے معاشی حالات کی وجہ سے جو دنیا میں گزشتہ تقریباً دو سال سے عمومی طور پر چل رہے ہیں پریشانی کا شکار بھی ہیں۔لیکن اس پریشانی میں بھی خدا تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑنا۔یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔

پھر ایک شرط یہ آپ نے رکھی کہ دنیا کی رسموں اور ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔اور اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنی ہے۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) اب اللہ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کرنے کے لئے قرآنِ کریم کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے تا کہ قرآنِ کریم میں اس کے جو حکم ہیں ان کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

پھر ایک شرط یہ فرمائی کہ ہر قسم کا تکبر چھوڑنا ہوگا اور عاجزی اختیار کرنی ہوگی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آٹھویں شرط میں آپ فرماتے ہیں کہ اور دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان، مال اور عزت اور اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھ لیں۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ایک بہت اہم شرط ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ احمدی ہونے کے ناطے احمدیت کا نمائندہ ہے۔اور اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی اس نے کوشش کرنی ہے۔غیر احمدی مسلمانوں کی نظریں بھی ہم پر ہیں اور غیر مسلموں کی نظریں بھی ہم پر ہیں۔ہم یہ دعویٰ کر کے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ ہم اسلام کی حقیقی تصویر ہیں۔ جب ہم اسلام کی حقیقی تصویر ہیں تو اسلام کی عزت کو قائم رکھنے کی ذمہ داری بھی ہمارے سپرد ہے۔ہم نے ایک نمونہ بننا ہے۔اور جب ہمارے نمونے ہوں گے تو تبھی ہم تبلیغ کے میدان میں بھی ترقی کر سکتے ہیں۔دین کی عزت اور اسلام کی ہمدردی ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس عزت کو دنیا میں قائم کریں۔

آج جب کہ ہر طرف اسلام کے خلاف محاذ کھڑے کئے گئے ہیں آپ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔اسلام مخالف لوگوں نے یہاں اس ملک میں بھی اسلام کو بدنام کرنے کا ایک طریق اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کی مسجدوں کے مینارے نہ بننے دیئے جائیں۔اگر یہ مینارے ختم ہو گئے تو مسلمانوں کے جرائم اور ان کی دنیا میں فساد پیدا کرنے کی جو ساری activities ہیں وہ بقول ان کے ختم ہو جائیں گی۔ بے شک یہ میناروں کا فیصلہ تو ہو چکا ہے۔لیکن اس ایشو کو ہر وقت زندہ رکھیں۔وقتاً فوقتاً اخباروں میں لکھیں، سیمینار کریں یا اور مختلف طریقوں سے اس طرف لوگوں کی توجہ کراتے رہیں۔جس طرح توجہ سے انہوں نے ریفرینڈم کروا کر یہ قانون پاس کروایا ہے اسی طرح ریفرینڈم سے قانون ختم بھی ہو سکتا ہے۔بے شک میناروں کی اپنی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ تو بہت بعد میں بننے شروع ہوئے ہیں لیکن یہاں اسلام کی عزت کا سوال ہے کہ اسلام کو میناروں کے نام پر بدنام کیا جا رہا ہے۔اس لئے مسلسل کوشش ہوتی رہنی چاہئے۔ جماعت احمدیہ کی مثال دنیا کے سامنے پیش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 195 ممالک میں جماعت قائم ہے۔کسی ایک جگہ بھی مثال دو، یہاں سوئٹزرلینڈ میں ہی مثال دو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی کوئی قانون شکنی کی گئی ہو یا کسی بھی فساد میں جماعت نے حصہ لیا ہو، یا حکومت کے خلاف کسی بغاوت میں شامل ہوئے ہوں۔ بلکہ قوانین کی مکمل پابندی کی جاتی ہے۔ ہم ہیں جو اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والے ہیں۔ ذاتی رابطوں سے اپنے تعلقات کو بھی وسیع کریں۔اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے ماحول میں نہ بیٹھے رہیں۔جن کو زبان آتی ہے، جن کے ارد گرد ماحول میں شرفاء ہیں وہ اس ماحول میں رابطے کریں۔تبلیغی میدان کو وسیع کریں۔جن کو صحیح طرح زبان نہیں آتی وہ کوئی لٹریچر لے کر تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ بہر حال پوری جماعت کے ہر فرد کو اس بات میں اپنے آپ کو ڈالنا ہوگا۔تبھی آپ کی تھوڑی تعداد بھی جو ہے وہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ کیونکہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا اور تبلیغ کی مہم میں اسلام کی اور دین کی عزت اور عظمت قائم کرنا ضروری ہے۔ جب تک ہم ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنی تعداد میں اضافے کی کوشش نہیں کرتے ہم دین کی عزت قائم کرنے اور اسلام کی ہمدردی کا حق ادا نہیں کر سکتے یا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔

اسی طرح آج کل یورپ میں اسلام کو بدنام کرنے کا ایک ایشو پردہ کا بھی اٹھا ہوا ہے۔ ہماری بچیاں جو ہیں اور عورتیں جو ہیں ان کا کام ہے کہ اس بارے میں ایک مہم کی صورت میں اخباروں میں مضامین اور خطوط لکھیں۔انگلستان میں یا جرمنی وغیرہ میں بچیوں نے اس بارے میں بڑا اچھا کام کیا ہے کہ پردہ عورت کی عزت کے لئے ہے اور یہ تصور ہے جو مذہب دیتا ہے، ہر مذہب نے دیا ہے کہ عورت کی عزت قائم کی جائے۔بعضوں نے تو پھر بعد میں اس کی صورت بگاڑ لی۔عیسائیت میں تو ماضی میں زیادہ دور کا عرصہ بھی نہیں ہوا جب عورت کے حقوق نہیں ملتے تھے اور اس کو پابند کیا جاتا تھا، بعض پابندیوں میں جکڑا ہوا تھا۔تو بہر حال یہ عورت کی عزت کے لئے ہے۔عورت کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنی عزت چاہتی ہے اور ہر شخص چاہتا ہے لیکن عورت کا ایک اپنا وقار ہے جس وقار کو وہ قائم رکھنا چاہتی ہے اور رکھنا چاہئے۔اور اسلام عورت کی عزت اور احترام اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔پس یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو پردہ پہنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے۔ بلکہ عورت کو اس کی انفرادیت قائم کرنے اور مقام دلوانے کے لئے یہ سب کوشش ہے۔

اس کے ساتھ ہی میں ان احمدی لڑکیوں کو بھی کہتا ہوں جو کسی قسم کے complex میں مبتلا ہیں کہ اگر دنیا کی باتوں سے گھبرا کر یا فیشن کی رَو میں بہہ کر انہوں نے اپنے حجاب اور پردے اتار دیئے تو پھر آپ کی عزتوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔آپ کی عزت دین کی عزت کے ساتھ ہے۔میں پہلے بھی ایک مرتبہ ایک واقعہ کا ذکر کر چکا ہوں۔اس طرح کے کئی واقعات ہیں۔ایک احمدی بچی کو اس کے باس (Boss) نے نوٹس دیا کہ اگر تم حجاب لے کر دفتر آئی تو تمہیں کام سے فارغ کر دیا جائے گا اور ایک مہینہ کا نوٹس ہے۔اس بچی نے دعا کی کہ اے اللہ! میں تو تیرے حکم کے مطابق یہ کام کر رہی ہوں اور تیرے دین پر عمل کرتے ہوئے یہ پردہ کر رہی ہوں۔کوئی صورت نکال۔اور اگر ملازمت میرے لئے اچھی نہیں تو ٹھیک ہے پھر کوئی اور بہتر انتظام کر دے۔تو بہر حال ایک مہینہ تک وہ افسر اس بچی کو تنگ کرتا رہا کہ بس اتنے دن رہ گئے ہیں اس کے بعد تمہیں فارغ کر دیا جائے گا۔اور یہ بچی دعا کرتی رہی۔آخر ایک ماہ کے بعد یہ بچی تو اپنی کام پر قائم رہی لیکن اس افسر کو اس کے بالا افسر نے اس کی کسی غلطی کی وجہ سے فارغ کر دیا یا دوسری جگہ بھجوا دیا اور اس طرح اس کی جان چھوٹی۔اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو خدا تعالیٰ ایسے طریق سے مدد فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کے الفاظ دل سے نکلتے ہیں۔

پھر نویں شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خلق اللہ سے ہمدری اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کا لکھا ہے۔(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ) یہ بھی حقیقی رنگ میں اس وقت ہو سکتا ہے جب خالص ہمدردی کے جذبے کے تحت دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کریں اور انہیں کامل اور مکمل دین کے بارے میں بتائیں۔اور یہ اس وقت ہوگا جب پیغام پہنچانے والے کے اپنے عمل بھی اس تعلیم کے

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

مطابق ہوں گے۔اور پھر ایک درد کے ساتھ ماحول میں پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

شرائطِ بیعت کی آخری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے اطاعت اور تعلق سب دنیاوی رشتوں سے زیادہ ہو۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس ہر ایک کو جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے رشتے، ہماری عزیز داریاں، ہمارے تعلقات، ہماری قرابت داریاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق میں حائل تو نہیں ہو رہے اور اس کے معیار کا علم ہمیں اس وقت ہو گا جب ہم آپ کی تعلیم (جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے) کا جوٴا مکمل طور پر اپنے گلے میں ڈالنے والے ہوں گے یا اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں گے۔آپ نے اپنے بعد جس قدرتِ ثانیہ کے آنے کی خوشخبری دی تھی جو دائمی ہو گی اس قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے ساتھ کامل اطاعت اور وفا کا نمونہ بھی آپ دکھائیں گے۔اگر ہر ایک حقیقی تعلق کو قائم رکھنے کا عہد کرے گا تو وہ حقیقت میں آپ کی جماعت میں شمار ہو گا ورنہ احمدیت کا صرف لیبل ہے۔ یہ نہ ہو کہ بعد میں آنے والے احمدی آگے نکل کر ان برکات سے فیض پالیں اور پرانے احمدی جن کے باپ دادا نے قربانیاں دے کر احمدیت کے چشمے اپنے گھروں میں جاری کئے تھے وہ اس چشمے سے محروم ہو جائیں۔پس بہت دعاؤں اور توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:" یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو، نہ پہلے امر کی طرف"۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 596 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں۔" وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (آل عمران :58) یعنی اور وہ لوگ جنہوں نے تیری پیروی کی انہیں ان لوگوں پر جنہوں نے تیرا انکار کیا قیامت تک غالب رکھوں گا۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو تین دفعہ ہوا۔قرآنِ کریم کی آیت بھی ہے۔ اور 1883ء میں شاید اس وقت پہلی دفعہ ہوا جب آپ کی جماعت کی ابھی بنیاد بھی نہیں پڑی تھی۔تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں پھر فرماتے ہیں کہ" وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔........... ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے۔اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا"۔ فرماتے ہیں کہ" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔"

فرمایا:" یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو۔ان کے نقشِ قدم پر چلو"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 597-596 جدید ایڈیشن)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمارے سے یہ توقعات ہیں۔اگر ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق جوڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔حقیقی متبع بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ بوڑھوں، عورتوں، نوجوانوں کو اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ والدین کو اپنے گھروں کی نگرانی کرنی ہو گی۔ بچوں کے اٹھنے بیٹھنے اور نقل و حرکت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پیار سے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ یہ ماؤں کا بھی کام ہے، باپوں کا بھی کام ہے۔ایک احمدی مسلمان اور ایک غیر احمدی مسلمان کے فرق کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کیا فرق ہے۔اگر ہمارے اندر کوئی واضح فرق نظر نہیں آتا۔علاوہ ایک نظام کے ہمارے عمل میں بھی ایک واضح فرق ہونا چاہئے۔اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعتی نظام اور تمام ذیلی تنظیموں کو اپنے دائرے میں فعال تربیتی پروگرام بنانے کی ضرورت ہے۔اگر صرف دولت کمانے اور دنیاوی آسائشوں اور چمک دمک کے حصول میں زندگیاں گزار دیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکر گزاری ہے۔جن میں سے سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنا ہے، ان کی بیعت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لیتا رہے۔آمین۔☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام و صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے تحریری امتحان مورخہ ۲ اگست ۲۰۱۰ء بروز سوموار ہو گا۔لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکیٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو ۳۰ جون ۲۰۱۰ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست اور سندات قوائد کے مطابق پائے جانے پر تحریری امتحان کیلئے قادیان بلایا جائے گا۔ یہ اطلاع بذریعہ ٹیلیفون بھی کی جا سکتی ہے۔رابطہ کیلئے ٹیلیفون نمبر ضرور لکھیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کیلئے تیار ہو۔

(۲) تعلیم کم از کم 10+2 (انٹر) پاس ہونے کی صورت میں عمر ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

(۳) نور ہسپتال قادیان میں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک کمیٹی ہر طالب علم کا مکمل طبی معائنہ کرے گی۔اُن کی طرف سے مثبت رپورٹ ملنے پر ہی داخلہ ہو گا۔اگر دورانِ تعلیم بھی ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے طالب علم کی صحت کے متعلق منفی رپورٹ موصول ہوئی تو اُس کا داخلہ بھی منسوخ کر دیا جائے گا۔

(۴) اُمیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

(۵) اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ داخلہ امتحان میں فیل ہونے یا طبی رپورٹ کے منفی ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔

(۶) اُمیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

(۷) تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے امیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

نصاب برائے داخلہ ٹیسٹ:

(۱) قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

(۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی یاد ہوں۔

(۳) دینی معلومات:" نصاب وقف نو" (دفتر وقفِ نو کی طرف سے 15-16 سال کی عمر کیلئے جو شائع شدہ ہے)

(۴) انگریزی کا ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہو گا۔

(۵) اُردو چونکہ بہت سے صوبوں میں پڑھائی نہیں جاتی ہے اور نہ بولی جاتی ہے اس لئے داخلہ کیلئے اُردو جاننا ضروری نہیں۔البتہ طالب علم کے جائزہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ میں اُردو کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

ضروری نوٹ : ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحان مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ امتحان ۲/اگست ۲۰۰۹ء کو ہو گا ان تین چار مہینوں میں خواہشمند اُمیدوار مقامی مبلغ و معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآن مجید: جامعہ احمدیہ قادیان میں مدرسہ تحفیظ القرآن بھی قائم ہے۔ اس کا تعلیمی سال بھی ۵ اگست ۲۰۱۰ء سے شروع ہوتا ہے اس میں داخلہ لینے کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱)۔امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔(۲) کم از کم پانچویں پاس ہو (۳) امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھنا آتا ہو۔(۴) قوتِ حافظہ کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔مثلاً کچھ حصہ ایک معین عرصہ میں یاد کرنے کیلئے بچے کو دیا جائے گا۔ان شرائط پر پورا اُترنے والے بچہ کا داخلہ ہو سکے گا، بصورت دیگر بچے کو واپس جانا ہو گا۔

نوٹ: داخلہ سے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya , P.O: Qadian,
Distt. Gurdadpur , Punjab Pin-143516
Tel: (O) 01872-223873, (H) 01872-221647 (M) 9876376447

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

تصحیح: ہفت روزہ بدر قادیان کے شمارہ نمبر 25 مجریہ 24 جون 2010ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 16 اپریل 2010ء شائع ہوا ہے۔اس شمارہ کے صفحہ نمبر 6 پر اس خطبہ جمعہ کی آخری لائن سہواً چھپنے سے رہ گئی ہے، جو اِس طرح سے ہے: ☆......" چلا جائے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)" ——— احباب اِس کے مطابق تصحیح کر لیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

لاہور کے ’پاک ممبروں‘ کی ایمان افروز ادائیں

جنہوں نے حالت نماز میں جان قربان کر کے خدا کی رضا کی جنت خرید لی

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

پاک ممبروں کی پیش گوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 13 دسمبر 1900ء کو الہاماً بتایا گیا کہ :

’’لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ان کو اطلاع دی جاوے۔نظیف مٹی کے ہیں۔‘‘

(الحکم 17 دسمبر 1900ء)

حضرت مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی کی تحقیق کے مطابق دسمبر 1900ء میں لاہور میں صرف 20 مخلص احمدی تھے۔ (الفضل 25 نومبر 2005ء)

اس پاک مٹی میں پروان چڑھنے والے پودوں میں خدا نے ایسی برکت دی کہ آج 110 سال بعد مئی 2010 میں 86 احمدیوں نے خدا کے حضور خون کے نذرانے پیش کئے اور 100 سے زیادہ زخمی ہوئے۔

ایک اور الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی گئی کہ :

’’لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں‘‘

(الحکم 17 /اگست 1902ء)

لاہور کی تاریخ احمدیت انہی پاک محبوں کی قربانیوں سے عبارت ہے۔

خلافت کا مقدس سائبان

اس تازہ قربانی کے ساتھ تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ مذاہب ایک نئے خون آشام تجربہ سے آشنا ہوئی جس کا سب سے بڑا اور گہرا اثر لاہور کی جماعت پر ہوا۔ کتنے ہی گھروں کے سائبان اُٹھ گئے مگر خلافت احمدیہ ساری جماعت کے ساتھ ان کی طرف لپکی اور ان تمام ستم رسیدوں کو اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر متاثرہ گھرانے میں خود فون کر کے برکتوں اور دعاؤں سے نوازا اور ہر احمدی کا دل چاہتا ہے کہ کاش ان کے سارے غم اپنے سینہ میں چھپالے مگر اس دنیا میں یہ تو ممکن نہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ ان سے مل کر محبتوں اور وفاؤں کے جذبات کو زبان دی جائے۔

اس نقطہ نگاہ سے مجلس انصار اللہ پاکستان کے ایک وفد کے ساتھ مجھے بھی 8 جون کو لاہور جا کر اس قابل فخر قربانی کے کرداروں سے ملنے کا شرف حاصل ہوا جس کی تفاصیل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات جمعہ میں بیان فرما رہے ہیں اور کچھ الفضل کے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔اسی تسلسل میں کچھ اور باتیں عرض ہیں۔

کسی بھی وفد کا 80 سے زیادہ گھروں میں جانا تھوڑے وقت میں تو ممکن نہیں اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ مختلف گروپ مختلف گھروں میں جائیں تا کہ سب کے دُکھ یکساں بانٹے جاسکیں۔اسی طرح ہر وفد کو ایک ایسا گائیڈ بھی فراہم کیا گیا جو متعلقہ جگہوں پر پہنچا سکیں۔ ہمارے گروپ (جس میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب اور شکیل احمد صاحب شامل تھے) کے راہنما مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب نائب ایثار مجلس انصار اللہ لاہور تھے جنہوں نے قریباً سارا دن وقف کیا۔بیسیوں فون کئے۔جانے کہاں کہاں سے چھوٹے راستے تلاش کئے۔ہم سب ان کے ممنون اور شکر گزار ہیں۔

دین کے فدائی

شہداء کے بارہ میں ان کے ورثاء سے معلومات حاصل کی گئیں۔جس کی روشنی میں یہ مشترک امر بیان کرنا ضروری ہے کہ سب شہداء نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والے تھے۔نماز اور احمدیت کے سچے عاشق تھے جن کو خدا نے توجہ خاص سے چن لیا اور جنت الفردوس میں جگہ دی۔خدا تعالیٰ کا انتخاب یقیناً بے شمار مصالح اور حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے وہ اسی کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔

مرکزی نمائندوں کی مصروفیات

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان 28 مئی سے ہی لاہور میں مرکزی نمائندہ کے طور پر قیام فرما ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بتایا کہ جمعہ 28 مئی کی دوپہر کو جونہی لاہور کی مساجد پر دہشت گردی کی خبریں آنے لگیں تو محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے حکم پر وہ مندرجہ ذیل احباب کے ساتھ فوری طور پر لاہور روانہ ہو گئے۔

مکرم مرزا فضل احمد صاحب
مکرم مرزا عدیل احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر مرزا ثمر احمد صاحب
مکرم شاہد احمد سعدی صاحب

لاہور پہنچ کر سب سے بڑا مسئلہ نعشوں کی شناخت اور ہسپتالوں سے ان کا حصول تھا۔نعشیں جناح ہسپتال، شیخ زید ہسپتال، سروسز ہسپتال اور میو ہسپتال میں تھیں۔ان میں مورچری کی حالت نا قابل بیان تھی۔لاشیں زمین پر ہر طرف خون اور خاک میں غلطیدہ تھیں۔ان کے ورثاء اور دیگر احباب جماعت انکو شناخت کر رہے تھے۔نہایت تکلیف دہ حالت تھی۔مگر کسی زبان پر کوئی شکوہ، کوئی واویلا نہیں تھا۔صبر اور استقامت کے عظیم مناظر تھے۔ورثا نہایت سکون کے ساتھ نعشیں وصول کرتے اور ایمبولینسوں کے ذریعہ لے جاتے۔جن کا انتظام کر دیا گیا تھا۔

محترم میاں صاحب تمام جاں نثاروں کے گھروں میں تشریف لے گئے۔تمام زخمیوں سے ملے۔حضور انور کی طرف سے بھی محبت اور دعاؤں بھرا پیغام دیا۔بعض کے ہاں ایک سے زیادہ دفعہ وزٹ کیا۔ان کی ضروریات اور مسائل کا جائزہ لیا۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر صاحب بھی دار الذکر تشریف لائے تو ان کو بریف (گفتگو) کیا۔ پولیس افسران اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندے بھی آئے، ان سے ملاقات کی۔پریس کانفرنس کی۔ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر انٹرویو کے ذریعہ اپنا موقف بیان کیا۔بعض مقامات پر صدران اور دیگر جماعتی و ذیلی تنظیموں کی میٹنگز کیں اور ضروری ہدایات دیں۔

آپ نے دہشت گردی کے بعد آنے والا پہلا جمعہ 4 جون کو دار الذکر میں پڑھایا۔اسی دن مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ماڈل ٹاؤن میں، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مسجد بیت التوحید میں اور مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب نے مسجد دہلی دروازہ میں جمعہ پڑھایا۔

جن شہداء کے گھروں میں ہم تعزیت کے لئے گئے، ان کے مختصر تعارف اور خدمات پر مشتمل نوٹ بھی تیار کیا تھا مگر چونکہ حضور اقدس خطبات جمعہ میں ان کا تفصیلی ذکر فرما رہے ہیں، اس لئے سر دست اس کو چھوڑ کر صرف زخمیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

جن دو زخمیوں کے گھر جانے کا موقع ملا، ان کا تعارف درج ذیل ہے۔

☆...... مکرم عطاء الباسط صاحب قائد مجلس کوٹ لکھپت کو ٹانگ میں گولی لگی۔ بازو، سینے اور پنڈلیوں پر بم کے شیل لگے۔ کان بھی متاثر ہوا ہے۔ ماڈل ٹاؤن میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے ایم بی اے کیا ہوا ہے۔ان کے خدام مستعد ہیں اور مسلسل اپنے قائد صاحب سے ہدایات لے رہے ہیں۔

☆...... مکرم منصور احمد بھنڈر صاحب کو دار الذکر میں گولی لگی اور زخمی ہیں۔کولہے میں گولی لگی تھی جو نکالدی گئی مگر اس کے بعد ایک اور آپریشن متوقع ہے سخت تکلیف میں تھے مگر اس کے باوجود بڑی محبت سے چل کر آئے اور باہر تک رخصت کرنے بھی آئے۔

انہوں نے بتایا کہ جب گولیاں چل رہی تھیں تو ان کی زبان پر عید الاضحیٰ والی تکبیرات جاری ہو گئیں اور مسلسل غیبی طاقت کے زیر اثر دہراتے رہے۔انہوں نے بتایا کہ جب میں کسی شہید کے گھر تعزیت کا فون کرتا ہوں تو وہ اپنا غم بھول کر میرا حال پوچھنا شروع کر دیتے ہیں اور میری آنکھیں غمناک ہو جاتی ہیں۔ان کے ایک بیٹے امتحان دے رہے ہیں اور اس صدمہ کے باوجود ہمت کے ساتھ حصول تعلیم میں مصروف ہیں۔

جناح ہسپتال کے زخمی

8 جون کو جناح ہسپتال لاہور میں جن زخمیوں سے ملاقات ہوئی ان کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔مکرم شیخ محمد اقبال صاحب۔مکرم مرزا سرفراز احمد صاحب۔مکرم عرفان احمد صاحب۔مکرم عطاء الحئی صاحب۔مکرم غضنفر ہاشمی صاحب۔مکرم مبارک احمد ڈار صاحب مکرم ارشد محمود صاحب۔مکرم محمد سرفراز صاحب۔

یہ سب زخمی تکلیف کے باوجود ہشاش بشاش ہیں۔آنے والوں کا خوش دلی سے استقبال کرتے ہیں۔مکرم طاہر زیروی صاحب ابن مکرم ثاقب زیروی صاحب نے بتایا کہ ان زخمیوں کی خدمت، سکیورٹی اور طعام کا انتظام جماعت جوہر ٹاؤن کے سپرد ہے، جس کے انصار اور خدام مستعدی کے ساتھ باری باری حاضر رہتے ہیں اور لجنہ ان کی ضرورت کے مطابق کھانے تیار کر کے بھجواتی ہیں۔

سارا چمن معطّر ہے

یہ چند پھولوں کی خوشبو ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو سارا باغ انہی خوشبوؤں سے معطر ہے۔ انشاءاللہ دیگر احباب کے حالات بھی پیش کئے جائیں گے تا کہ تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کا کام کریں۔

ہر فرد کی قربانی اور دین کی محبت کا حال سنتے ہوئے آنکھیں چھلک پڑتی تھیں اور دل بے اختیار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا۔ ہاں وہی محبوب دلبراں جس پر درود پڑھتے ہوئے ان عاشقوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔وہ کیسا لاثانی محبوب ہے جو 1400 سال کے بعد آخرین کو اوّلین سے ملا رہا ہے اور سب نے ہزار سال کے فاصلے چند لمحوں میں طے کر لئے اور بیابانوں کو گلزاروں میں بدل دیا۔سچ ہے کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ کہ ہر برکت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم سے ہے۔

......☆☆☆......

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشت گردانہ حملوں کے متعلق پاکستانی قلمکاروں کی آراء

پاکستان نشانے پر ہے

محترمہ زاہدہ حنا صاحبہ
اپنے کالم ’’نرم گرم‘‘ میں لکھتی ہیں :-

ہمارے بلند بانگ دعووں کی بات جانے دیجئے ! حقیقت تو یہ ہے کہ پاکستان قائم ہونے کے دن سے آج تک ہماری ریاست نہ اپنی اکثریت کی جان و مال کی حفاظت کرسکی ، نہ اس کے انسانی اور جمہوری حقوق اسے دے سکی ، نہ اپنی اقلیتوں کو احساس تحفظ فراہم کرسکی۔ یہ کہانی 1947ء اور 1948ء کے کراچی میں ہندوؤں پر ہونے والے حملوں سے شروع ہوئی۔ 1953ء میں احمدیوں کی ہلاکتوں سے ہوتی ہوئی وقتاً فوقتاً کرسچنوں ،شیعوں ، بریلویوں کے قتل ، ان کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی اور انہیں کافر اور واجب القتل قرار دیئے جانے کے فتوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ حدتو یہ ہے کہ ہم نے سکھوں کو بھی نہیں چھوڑا جو اس مملکت خداداد میں اتنی تعداد میں بھی نہیں کہ انہیں آٹے میں نمک کے برابر قرار دیا جاسکے۔ ہمارے یہاں رہنے والے بہائی شاید ان سے بھی کم تعداد میں ہیں جو ہر لمحہ خوف سے لرزتے رہتے ہیں کہ جانے کب توپوں کا رُخ اُن کی طرف ہو جائے۔

یہ تو مذہبی اقلیتوں کا قصہ ہے۔ ہم نے اپنے ملک کی مختلف ہم مذہب قومیتوں کے ساتھ کیا نہیں کیا۔ بنگالی ہمارے ملک کی اکثریت تھے، پہلے ہم نے انہیں ان کے لسانی اور ثقافتی تشخص سے محروم کرنا چاہا ، نسلی اعتبار سے ان کی تحقیر کرتے رہے۔ بہت سے عناصر تو ایسے بھی تھے جو انہیں ’’ہندو‘‘ کہتے تھے۔ حالانکہ یہ وہی تھے جو مغربی پاکستان کے بے شمار لوگوں سے کہیں بہتر اور راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ ہم نے ان کے حقوق غصب کئے۔ آخر کار انہوں نے خون میں نہا کر ہم سے جان چھڑانے میں ہی عافیت سمجھی۔ ہم نے سابق صوبہ سرحد میں وہاں کے رہنے والوں کے حقوق کس طرح غصب نہیں کئے اور وہاں کی منتخب حکومت کو ابتدائی دنوں میں ہی کس طرح بہ یک جنبش قلم موقوف نہیں کیا۔ بلوچستان جس طرح پاکستان میں شامل ہوا، اس بارے میں اب سب ہی جانتے ہیں۔ اس شمولیت کے بعد سے آج تک بلوچ چین کا سانس نہ لے سکے، ان کی زمین ان ہی کے خون سے رنگین رہی۔ کبھی ان کے سرداروں کو پھانسی دی گئی اور کبھی اپنے ہی پہاڑوں کے غاروں میں انہیں پناہ نہ مل سکی۔ سندھ کا قصہ تو اور بھی کمال ہے کہ وہ شخص جس کی کوششوں سے قیام پاکستان کے حق میں پہلی قرارداد منظور ہوئی تھی ، پاکستان بننے کے بعد وہی راندہ درگاہ ٹھہرا، جی ایم سید جان سے گزر گئے لیکن ریاست کی طرف سے ان کی پیشانی پر لکھی جانے والی ’’غدار‘‘ کی تحریر مٹائی نہیں گئی۔ پنجاب کے عوام کے ساتھ بھی کیا کچھ نہ ہوا۔ ان کی حکمران اشرافیہ ملکی وسائل پر قابض رہی اور ان کے بچے اینٹ بھٹوں سے نکلنے والی انگارہ اینٹیں اُٹھاتے رہے، ان کی عورتیں کپاس اور مرچیں چنتی ہوئی دہری ہوگئیں، ان کے مرد مشقت کی چکّی میں پستے ہوئے پیٹ بھر کر روٹی نہ خود کھا سکے اور نہ اپنے بچوں کو کھلا سکے ، اس کے باوجود انہیں ’’غاصب پنجابی‘‘ کا طعنہ سُننے کو ملا۔

یہ پاکستان کی حکمران اشرافیہ ہے جس نے پہلے ملک کی قومیتوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کیا اور پھر انہی پالیسیوں کے سبب ایک غیر ملکی جنگ کھینچ کر پہلے ہماری سرحدوں تک لے آئی اور اب کوئی شہر اور کوئی بستی اس سے محفوظ نہیں۔ پاکستانی شہریوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ وہ لوگ جن کے خیال میں پاکستان کے عام شہریوں کا قتال ، مسلمانوں یا غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی ، عین اسلام ہے وہ کس اسلام کی بات کرتے ہیں؟ وہ مذہب جس میں دوران جنگ ہرے بھرے پیڑوں کو کاٹ دینے یا لہلہاتے کھیتوں کو آگ لگانے سے منع کیا گیا تھا، اب اسی کے نام پر عبادت گاہوں میں بارود بچھائی جاتی ہے ، بے گناہ اور غیر مسلح افراد گاجر مولی کی طرح کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ چار اور پانچ برس کے بچے جنہیں مسجد جانے کا شوق کشاں کشاں لے جاتا ہے ، ان کے چیتھڑے اڑا دیئے جاتے ہیں اور پھر ان ہلاکتوں کی ذمہ داری بھی قبول کر لی جاتی ہے اور اسی سانس میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کی سربلندی اور اس کے نفاذ کے لئے کیا جا رہا ہے۔

گزرگاہیں اور عبادت گاہیں ہر دوسرے چوتھے روز خون سے بھر جاتی ہیں اور خوف سے لرزتے ہوئے لوگ جب سوال کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟ کون ان گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے؟ ان کے مرتکب افراد پکڑے کیوں نہیں جاتے؟ تو ریاست ، سرکاری افسران ، مذہبی جماعتوں اور دائیں بازو کے سکہ بند دانشوروں کی طرف سے ایک آسان جواب تھما دیا جاتا ہے ’’یہ ہنود و یہود و نصاریٰ کی سازش ہے۔ وہ اسلام کے اس قلعے کو ملیا میٹ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔‘‘ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جب دہشت گردی کے کسی واقعے کے رونما ہونے کے ایک گھنٹے بعد حتمی طور پر آپ کو یہ بات معلوم ہوگئی ہے تو ’’را ، موساد ، خاد یا سی آئی اے‘‘ کے وہ ایجنٹ کہاں ہیں جنہوں نے یہ شرمناک کاروائی کی ہے؟ آپ آخر انہیں گرفتار کیوں نہیں کرتے ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلاتے ؟

احمدیوں کی عبادت گاہوں پر ہونے والے خونیں حملے کے چند گھنٹوں بعد موبائل فون المناک پیغامات دے رہے تھے۔ کسی کا کہنا تھا کہ یہ خود احمدیوں نے کرایا ہے تاکہ فلاں اور فلاں مذہبی تنظیم پر پابندی عائد کی جاسکے۔ کوئی ’’کافروں‘‘ کی ہلاکت پر مبارکباد دے رہا تھا اور کسی کا کہنا تھا کہ یہ حملہ امریکہ نے کرایا ہے۔ بعض ٹیلی ویژن چینل نفرت انگیز بیانات نشر کر رہے تھے اور کچھ نے خاموشی اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

یہ بات فوراً ہی سامنے آگئی کہ ان حملوں کے بارے میں حکومت پنجاب کو پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا اور یہ بتا دیا گیا تھا کہ اس مرتبہ دہشت گردی کا نشانہ احمدی عبادت گاہیں بنیں گی۔ اس موقعے پر حکومت پنجاب سے یہ سوال کیوں نہ کیا جائے اس نے ایجنسیوں کی دی ہوئی اس خبر کو اہمیت کیوں نہ دی؟ لیکن صرف صوبائی حکومت پر تنقید بجا نہیں۔ ایجنسیوں سے بھی یہ پوچھنا چاہئے کہ کیا ان کا کام محض اطلاع دینا ہے؟ دہشت گردی کو ناکام بنانا نہیں؟ ہلاک شدگان اور زخمیوں کے لئے فوری طور پر جس سرکاری مالی امداد کا اعلان کیا جاتا ہے، اسے کیوں مؤخر کیا گیا؟ یہ تمام باتیں پاکستان کے ایک عام مسلمان شہری کو دُکھ سے دوچار کرتی ہیں۔ اس کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جب ہم دنیا کے دوسرے ملکوں میں مسلمان اقلیت کے طور پر زندگی گزارتے ہیں اور وہاں ہمیں وہ تمام حقوق دیئے جاتے ہیں جو ان غیر مسلم ملکوں کی اکثریت کو حاصل ہیں تو پھر ہمارے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں روا رکھا جاتا ہے؟

جمعے کے دن جو احمدی ہلاک ہوئے، ان میں خبروں کے مطابق بہت سے دوسرے اہم افراد اور سابق فوجی افسروں کے علاوہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے سب سے چھوٹے بھائی بھی شامل تھے۔ یہاں نئی نسل کو یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ یہ وہی چوہدری ظفر اللہ خان تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قرارداد پاکستان کی عبارت کو تحریر کرنے والوں میں سے تھے۔ بانی پاکستان نے انہیں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے وکیل کے طور پر پیش ہوئے۔ سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے کشمیر کا مقدمہ بھی ان ہی نے لڑا تھا۔ ڈاکٹر عبد السلام کا ذکر کرنا تو شاید بے کار ہے۔ اس لئے کہ نوبیل انعام یافتگان کی فہرست میں اگر ان کی وجہ سے ’’پاکستان‘‘ کا نام بھی شامل ہوا تو اس میں ایسی کون سی خاص بات ہے۔ نوبیل پرائز کی بھلا کیا اہمیت ہے......؟

اب کراچی میں فرقہ وارانہ فسادات کی طرف سے خبردار کیا جا رہا ہے۔ یہ خبریں بھی ہیں کہ کراچی میں دیوبندی بریلوی فسادات ہوتے ہوتے رہ گئے۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کہ ایک ایسی ریاست جو دہشت گردی کے خلاف ایک خوفناک جنگ لڑ رہی ہو، وہ اس نوعیت کے معاملات کی طرف سے کیسے آنکھیں بن کرسکتی ہے۔ یہ فرقہ وارانہ کشاکش پاکستانی سماج کی بُنت کو ادھیڑ رہی ہے اور ہر دوسرے چوتھے روز ہونے والی دہشت گردی پاکستان کی سلامتی کے معاملات پر سوالیہ نشان لگا رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ انتہا پسندی کا جو بیج ہمارے یہاں 1949، 1974 اور اس کے بعد جنرل ضیاء الحق کے زمانے سے اب تک بویا گیا وہ برگ و بار لے آیا ہے۔ یہ وہ آدم خور پودے ہیں جو کافر اور مسلمان میں تمیز نہیں کرتے سب ہی کا خون چوس لیتے ہیں۔ آج ہم ہی نہیں پاکستان ان کے نشانے پر ہے۔

(روزنامہ ’ایکسپریس‘ پاکستان، 2 جون 2010
، بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 17 / جون 2010 صفحہ 6)

نیکیوں سے خالی شہر

جناب عاطف علیم صاحب اپنے کالم ’’آہٹ‘‘ میں سانحہ لاہور پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستانی عوام کو عملاً منافق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ہم نیکیوں سے خالی، بددعائے ہوئے اور بے اماں شہروں کے مکین ہیں۔ اور اماں؟ اماں کیسی کہ موج خوں ابھی سر سے نہیں گزری۔ ابھی بازوئے قاتل میں تھکن کے آثار ہیں نہ مقتولین کی قلت ہے۔ بازو بھی بہت ہیں، سر بھی بہت۔ کاٹتے جاؤ، کشتوں کے پشتے لگاتے جاؤ کہ دوسرو کو ہم عقیدہ بنانے کا یہی چلن ہے۔ میرے لاہور پر جو گذری۔ اس پر میری آنکھوں میں مگرمچھ کے آنسو ہیں اور کہیں دل کی گہرائیوں میں ایک ٹھنڈ ہے کہ دیر سے سہی دہشت گردوں کو آخر اِن کا بھی خیال آ ہی گیا جو مدّت سے نفرتوں کے سزاوار ٹھہرائے گئے ہیں۔ مَیں جتنا بھی رواداری کی دف بجاؤں، کشادہ ذہن بننے کا ڈھونگ رچاؤں، دنیا کے سامنے مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کا دعویدار بنوں، حقیقت میں مَیں ایسا ہی ہوں۔ میں مانوں نہ مانوں لیکن یہی میرا مائنڈ سیٹ ہے۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ 28 مئی کو ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو کے پُر امن عبادت گزاروں پر لہو میں غلطاں یوم تکفیر مسلط کرنے والے مائنڈ کے پیچھے چھپا ماسٹر مائنڈ بھی مَیں ہوں۔

اب چونکہ کسی ایک واقعے کو الگ سے دیکھنا میرا وطیرہ نہیں، سو مجھے ذرا دیر کو پیچھے جانا پڑے گا۔ قیام پاکستان کے بعد نوزائیدہ مملکت کے نصیب میں جن گروہوں کی بالادستی لکھی گئی وہ ایک نئی ریاست کے خدو خال تشکیل دینے کے لئے ہرگز موزوں نہیں تھے۔ ان گروہوں کا مائنڈ سیٹ قبائلی روایات سے مل کر بنا تھا۔ انہیں صرف قدامت پرستی اور تنگ نظری راس تھی کہ ان کے گروہی مفادات کے تحفظ کا یہی نسخہ کیمیا تھا۔ قائد اعظم کی آئین پرستی ، قانون پسندی اور روشن خیالی ان بالادستوں کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ تھی۔ وہ نہ رہے تو تسلط پسند گروہوں کی بن آئی۔ طے پایا کہ نو آزاد ملک کو ایک نیم تھیوکریٹک ، نیم جمہوری اور مکمل کاسہ لیس ریاست میں بدلا جائے کہ قدامت پسندی کے پنپنے کی یہی صورت ہے۔ یہ تو ابتدائی دنوں میں ہی طے پا گیا تھا کہ ریاست کو ہر شخص کے عقیدہ اور سوچ میں دخل دینے کا ازلی حق حاصل ہے۔ یہ بھی انہی دنوں طے پا گیا کہ بیرونی دنیا کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی اور ہماری عمومی قومی سمت کس سمت پیا کے تابع ہوگی۔ رہی عوام تو ان خوئے غلامی کے ماروں کو سرکاری تسلط کی لاٹھی سے ہانکنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کیونکہ ملک میں کوئی ایسی قوت نہیں تھی جو ان کے راستے میں کسی طرح بھی مزاحم ہو سکے۔

انتشار اور تسلط کے ایک تدریجی عمل کے بعد 80ء کی دہائی کے نصف تک پاکستان کو ایک ایسی ریاست بنانے میں کامیابی حاصل کر لی گئی جس میں رواداری اور روشن خیالی نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی۔ یہ تدریجی عمل جاگیرداری طرز فکر اور مذہبی گروہوں کا طاقت پکڑنے کا

عمل تھا۔ اس تدریجی عمل کے مابعد ایک خاص مائنڈ سیٹ کا ریاست پر غلبہ اس قدر مکمل اور بھر پور ہو چکا ہے کہ حکومت کسی کی بھی ہو ریاست کی ''بنیادی تشکیلات'' کو آنے والے طویل عرصے تک کسی جانب سے کوئی خطرہ نہیں۔ یوں ہم ایک ایسی ریاست میں جی رہے ہیں جہاں کسی ''مختلف'' کے پنپنے کی کوئی صورت نہیں۔ ''تم میں سے ہر ایک کو وہی سوچ اپنانا ہوگی جو میری سوچ ہے۔ تمہارا زاویہ نظر وہی ہونا چاہئے جو میرا ہے۔ تمہارا عقیدہ وہی ہونا چاہئے جو میرا عقید ہے۔'' اس انداز فکر کو دوام بخشنے کے لئے **ہم نے اپنی نرسریوں میں ذوق وشوق سے مذہبی منافرت، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے کالے گلابوں کی فصل پروان چڑھائی اور شہر سے نیکی اور رواداری کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔**

اب میرے ہونٹوں پر ایک پُر طمانیت آہ و بکا ہے اور میری آنکھوں میں مگر مچھ کے آنسو ہیں تو اس لئے کہ میں فطری طور پر منافق ہوں۔ میں دہشت گردوں پر نفرین بھیجتا ہوں لیکن واللہ میرا دل انکے ساتھ ہے۔ میں گروہ قاتلاں کی مذمت کرتا ہوں لیکن بہ خدا میں نے دست قاتل کو چومنے میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ مَیں نے اپنے شہر کو نیکیوں سے خالی کر دیا اور یہاں نفرت اور بُرائی کو رواج دینے میں مددگار بن گیا۔ کیونکہ میں ہرگز اپنے ملک کو آن نہیں کرتا۔ میں آن کرتا ہوں تو صرف اپنے پیٹ کو، اپنے مفادات کو اور اپنے ذاتی ٹھکے کو۔ میری حب الوطنی مشروط اور میری عوامی وابستگیاں سراب ہیں۔ مَیں اپنے ہی خلاف ہونے والی ہر سازش میں ہمیشہ شریک رہا ہوں۔ میں نے خوئے غلامی کو مٹانے کے لئے کبھی کوئی قدم نہیں اُٹھایا۔ مَیں نے نفرت پھیلانے والوں کی زبانوں پر تالے لگانے کے لئے کبھی کوئی تحریک نہیں چلائی۔ میرے سامنے کیسے کیسے سانحے نہ بیتے مگر میں روتا رہا اور میرا ذوق تماشا نئے سانحوں کا انتظار کرتا رہا **یہ میری ہی مجرمانہ اعانت کا شاخسانہ ہے کہ یہاں جن لوگوں کو اقلیت قرار دیا گیا، انہیں مساوی شہری حقوق سے محروم کر دیا گیا اور ان پر ہر طرح کی زیادتیاں اور جدال وقتال کے معرکے روا رکھے گئے۔**

میرا حافظہ کمزور نہیں، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ دولتانہ کے پنجاب میں چلائی جانے والی تحریک کے پس پردہ مقاصد کیا تھے؟ مجھے 70 کی دہائی میں اسی تحریک کا احیاء اور اسے منطقی انجام تک پہنچانا بھی یاد ہے۔ اس دَوران ہونے والی لوٹ مار اور قتل و غارت میں بنفس نفیس شامل رہا۔ مجھے شانتی نگر بھی نہیں بھولا جب ایک قبضہ گروپ کی جلائی ہوئی چنگاریوں سے عیسائیوں کی ایک بھری پری بستی کو راکھ کر دیا گیا۔ سانحہ گوجرہ تو ابھی کل کی بات ہے جب نہایت گھٹیا اور ادنیٰ مفادات کی تکمیل کے لئے ہم نے اپنے رواداری کے بھرم کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ آپ گنتے جائیں، میں گِنواتا جاؤں، کب کب اور کہاں کہاں میں اور آپ شر پسندوں کے گروہ میں شامل نہیں تھے؟ ذرا اپنے ہاتھوں کو سونگھئے ان پر شائد ابھی تک اس پٹرول اور بارود کی بو رمق بھر باقی ہو جو ہم نے اقلیتوں کو ان کی اوقات بتانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ لیکن اب جو لاہور میں ہوا، ہمارے اس مائنڈ سیٹ کا نکتہ عروج ہے۔ جسے ہم نے 62 سال سے بڑی لگن کے ساتھ پروان چڑھایا ہے۔ **اس گروہ پر قیامت مسلط کی گئی جو کسی بھلے میں ہے نہ بُرے میں اور جسے ہم نے سماجی دھارے سے ہی نہیں سیاسی عمل سے بھی کاٹ پھینکا ہے۔**

یہ بھیانک دہشت گردی جو جانے کتنے سالوں، کتنے یگوں تک ہمارا تعاقب کرتی رہے گی، نہایت باریک بین دماغوں کی طویل منصوبہ بندی کا شاخسانہ ہے۔ مان لیا کہ میں ان دہشت گردوں میں شامل نہیں تھا، جنہوں نے اندر گھس کر بے گناہ اور پُر امن انسانوں کا نہایت اطمینان کے ساتھ شکار کھیلا۔ لیکن اس بھیانکتا میں میرا کردار کچھ ایسا پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا میں نے ایسے حالات پیدا نہیں کئے جو سفاک قاتلوں کی توجہ ان کی جانب مبذول کراتے؟ کیا میں حالیہ دنوں میں ان لوگوں کے خلاف نفرت اگلنے والے جلسوں میں شامل نہیں رہا۔

مگر مچھ کے آنسو نہیں چلیں گے، ہرگز نہیں، کسی طور نہیں۔ مجھے کم از کم اب طے کرنا ہوگا کہ میں کہاں کھڑا ہوں؟ ان لوگوں کے ساتھ جو امن سے جینا چاہتے ہیں یا ان کے ساتھ جو کسی اپنے سے مختلف کو جینے کا حق دینے پر کسی طور پر آمادہ نہیں ہیں۔ اگر میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں سفاک اور جاہل قاتلوں کا ساتھی نہیں تو پھر مجھے اپنے شہر کو نیکیوں سے خالی کرنے والے گروہوں سے ناطہ توڑنا ہوگا اور قائد اعظم کی رواداری، روشن خیالی اور راست بازی کو اپناتے ہوئے امن اور سلامتی کی راہ پر قدم بڑھانا ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جون 2010، بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ، 21 جون 2010ء)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں کی محرکات

جناب روشن لعل صاحب اپنے کالم ''لعل و گوہر'' میں لکھتے ہیں :-

اس وقت دنیا میں مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں اپنی آزاد خواہش کے تحت کسی عقیدے یا نظریے کو اپنانے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ ان کے علاوہ باقی لوگ جس خاندان میں پیدا ہوئے، اسی کا مذہبی عقیدہ انہیں ورثے کے طور پر ملا۔ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے عقائد کی عمر دیگر عقائد کے مقابلے میں شاید سب سے کم ہے۔ آغاز میں اس عقیدے کو ماننے والوں میں آزاد رائے کے تحت اس کا انتخاب کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن سوا صدی کے قریب عرصہ گزر جانے کے بعد دوسرے عقائد کی طرح احمدیت کو ماننے والوں میں بھی ان کا عقیدہ نسل در نسل منتقل ہو رہا ہے۔

کسی فرد نے کوئی عقیدہ یا نظریہ اپنی آزاد خواہش کے طور پر اپنایا ہو یا خاندانی روایت کے مطابق اس سے وابستہ ہوا ہو، پاکستان کا آئین اسے مکمل حق دیتا ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنے عقیدے پر کاربند رہے۔ اس سے قطع نظر کہ احمدیوں کی اکثریت دوسرے عقائد کے ماننے والوں کی اکثریت کی طرح صرف اس وجہ سے احمدی ہے کہ وہ احمدیوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور اس کے باوجود کہ پاکستان کا آئین انہیں انکے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ 28 مئی کی دوپہر کو لاہور میں ان عبادت گاہوں میں انہیں بہیمانہ طریقے سے محض اس لئے قتل کر دیا گیا کیونکہ وہ احمدی ہیں۔

اس بات سے قطع نظر کہ احمدی خود کو کیا سمجھتے ہیں......؟ آئین پاکستان میں ان کا شمار اقلیتوں میں کیا جاتا ہے۔ لاہور میں ان کی عبادت گاہوں میں قتل عام گو ایک غیر معمولی واقعہ ہے تاہم یہ بات طے ہے کہ معمول کے حالات میں بھی انہیں کم از کم وہ مذہبی آزادی میسر نہیں جو کسی دوسری اقلیت کو یہاں حاصل ہے۔ ایک زاویے سے انہیں بین الاقوامی انسانی حقوق قانون کی روشنی میں اقلیت کہنا بھی ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ ملک کے اکثریتی گروہ نے پیوستہ سیاسی اور معاشی مفادات کے لئے انہیں زبردستی اقلیت بنا رکھا ہے۔ انہوں نے کبھی اپنی وسیع تر مسلم شناخت سے انکار نہیں کیا۔ احمدی نہ مظلوم اقلیت ہیں نہ اکثریت، وہ جبر کے بہیمانہ استعمال کا استعارہ ہیں۔

اس قسم کے حالات میں انتہائی محتاط رہ کر اپنی زندگی گزارنا احمدیوں نے مجبورًا اپنا رکھا ہے۔ وہ ملک کی سیاست، معیشت اور دہشت گردی کے خلاف جنگ سمیت دوسرے تمام اہم امور پر اپنی رائے کے اظہار سے حد درجہ گریزاں دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے محتاط رویے کے باوجود وہ ملک میں جاری دہشت گردی سے خود کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔

لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ انکے خلاف اس نوعیت کی دہشت گردی کی پہلی مثال ہے۔ اس سے پہلے مساجد، امام بارگاہوں اور گرجا گھروں میں تو ایسی دہشت گردی کی مثالیں موجود تھیں لیکن احمدیوں کی عبادت گاہوں کو 2005ء میں منڈی بہاؤالدین کے واقعے کے استثنٰی کے ساتھ کبھی اس طرح نشانہ نہیں بنایا گیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر تبصروں میں سیکیورٹی کے ناقص انتظامات کو اس دہشت گردی کی وجہ قرار دیا گیا۔ یہ ایک عیاں حقیقت ہے کہ سخت ترین سیکیورٹی کے باوجود بھی جی ایچ کیو خودکش حملہ آوروں کی دسترس سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ چنانچہ یہ کہنا مکمل طور پر درست نہیں کہ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ محض سیکیورٹی کے ناقص انتظامات کی وجہ سے ہوا ہے یا قبل ازیں سیکیورٹی انتظامات کی وجہ سے دہشت گرد ان مقامات پر حملوں سے گریز کرتے رہے۔

دہشت گردوں کو احمدیوں کے خلاف 28 مئی جیسے واقعات کرنے کی ضرورت شاید پہلے اس لئے پیش نہیں آئی کیونکہ اس سے پہلے مسٹر حامد میر سے منسوب کوئی ایسی مبینہ آڈیو ٹیپ منظر عام پر نہیں آئی تھی جسے خالد خواجہ کی ہلاکت کا محرک قرار دیا گیا ہو جس میں حامد میر کی طرف سے ایک نامعلوم (بعض ذرائع کے مطابق عثمان پنجابی) نوجوان کو فلاں فلاں احمدیوں کو ''کافروں'' سے بھی بدتر کی دہشت گردوں کے خلاف برسرپیکار ہونے کی نشاندہی کی گئی ہو۔

حامد میر اور طالبان کے رکن کی مبینہ گفتگو پر مبنی ٹیپ میں حامد میر کی طرف سے خالد خواجہ کو نہ صرف امریکی سی آئی اے کا بندہ بلکہ منصور اعجاز کو احمدیوں کے بہت بڑے بین الاقوامی نیٹ ورک کا اہم آدمی بھی کہا گیا۔ اس آڈیو ٹیپ میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ منصور اعجاز اور خالد خواجہ کشمیریوں کو اس بات پر اُکساتے رہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کو درمیان سے نکال کر براہِ راست بھارت اور امریکہ سے معاملات طے کریں۔ ان باتوں کے علاوہ اس مبینہ ٹیپ میں اس بات کے واضح اشارے بھی ملتے ہیں کہ خالد خواجہ کو جنہیں احمدیوں اور سی آئی اے کا ایجنٹ ظاہر کیا گیا ہے، وہ طالبان اور جہادیوں کے مشن کو سبوتاژ کرنے کے مقصد سے شمالی وزیرستان گئے تھے۔ یعنی وہ یہ کام احمدیوں کے نیٹ ورک کے ایما پر کر رہے تھے۔

حامد میر سے منسوب اس آڈیو ٹیپ کے ساتھ لفظ ''مبینہ'' کا سابقہ لگا ہوا ہے۔ حامد میر خود سے منسوب گفتگو کی ٹیپ کو جعلی اور اپنے خلاف سازش قرار دے چکے ہیں۔ خالد خواجہ کے بیٹے اسامہ خالد کا اصرار ہے کہ مبینہ گفتگو کی ٹیپ جعلی نہیں بلکہ اصلی ہے۔ اس مبینہ گفتگو کی بنا پر اسامہ نے حامد میر پر اپنے والد کے قتل کی سازش کا الزام عائد کیا ہے۔ وہ اس الزام کے تحت حامد میر پر مقدمہ درج کرانا چاہتے ہیں لیکن تھانے میں تادم تحریر مقدمہ درج نہیں ہوسکا۔ اس مقدمے کی تفتیش کے دوران اگر ریکارڈ شدہ ٹیپ کی گفتگو کی حقیقت عیاں ہوگئی تو نہ صرف خالد خواجہ کے اغوا اور قتل کی گتھی سلجھ سکتی ہے بلکہ احمدیوں کی عبادت گاہوں پر ہونے والے حملوں کے محرکات سامنے آنے کا امکان بھی پیدا ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ آج کل 2 جون 2010ء، بحوالہ روزنامہ 'الفضل' ربوہ، 21 جون 2010)

''موازنہ''

یعنی اسلامی اور عیسائی ریاست کا

جناب حمید اختر صاحب اپنے کالم ''پرسش احوال'' میں ''موازنہ'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں :-

چھ سات ہفتے دیارِ غیر میں رہنے کے بعد واپسی پر ہمیں اپنے اور ان ملکوں میں رہنے والوں کے حالات و کوائف کے موازنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملوں نے ہمیں سب کچھ بھلادیا۔ امریکہ اور کینیڈا میں سات ہفتے قیام کے دَوران نہ تو کبھی بجلی گئی اور نہ ہی کوئی دھماکہ ہوا۔ نیویارک کے ٹائمز سکوائر میں دھماکہ کرنے کی جو ناکام کوشش کی گئی اس میں بھی پاکستان کا نام ہی بار بار سننے میں آیا۔

لاہور میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملے کا واقعہ پیش آنے پر ہمیں ٹورانٹو میں آباد ان احمدی لوگوں کا ایک پورا شہر بھی یاد آتا رہا جنہیں یہاں (پاکستان: ناقل) معمول کی زندگی بسر کرنے اور اپنی عبادت گاہوں میں جانے سے زبردستی روک دیا گیا۔ اس دفعہ اپنے دو ہفتے کے ٹورانٹو میں قیام کے دَوران اتفاق سے اس شہر میں جانے کا موقعہ ملا۔ یہ شہر احمدیوں کے ہزاروں گھروں اور شاندار مسجدوں پر مشتمل ہے۔ ایسے بہت سے اور پاکستانی بھی یورپ امریکہ اور کینیڈا میں مقیم ہیں جو فوجی آمروں کے ظلم و تشدد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنا ملک چھوڑ کر ان ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ ان کی اپنی مساجد ہیں، مدرسے ہیں، اپنے دین کی خوبیوں کو بیان کرنے یا تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ ان حکومتوں کی طرف سے انہیں پناہ دینے اور روزگار مہیا کرنے کے لئے عیسائیت قبول کرنے کی کوئی شرط بھی عائد نہیں کی جاتی۔ کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے کہ یہ لوگ جو پاکستان میں فرقہ وارانہ تشدد، مذہبی انتہا پسندی یا سیاسی اختلافات کی بنیاد پر ان ملکوں پر پناہ لیتے ہیں انہیں اپنے اپنے مذہب یا فرقہ وارانہ عقائد پر عمل کرنے کی پوری آزادی ہے اور ہمیں پناہ دینے اور اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کا موقعہ دینے والے یہ لوگ ہمارے جہادیوں کے نزدیک واجب القتل ہیں۔ مذہبی جنون اور انتہا پسندی کی موجودہ لہر سے قبل یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں سیکنڑوں بلکہ ہزاروں افراد اسلام قبول کر رہے تھے۔ طاقت کے زور پر اسلام پھیلانے والے ان بدبخت لوگوں نے دین اسلام کا ایسا حلیہ بگاڑا ہے کہ اب اسے دہشت گردوں کا مذہب تصور کیا جارہا ہے۔ یہ باتیں ہمارے علماء اور اہل قلم کے سوچنے کی ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے لکھنے والے بھی جو ہر معاشرے میں بہتری اور بھلائی کے نقیب تصور کئے جاتے ہیں، نفرت اور عصبیت پھیلانے والوں میں شامل ہوگئے ہیں۔ ان میں سچی بات کہنے کا حوصلہ باقی نہیں ہے۔ یہ سوال پوچھنے تک کی جرأت کسی میں نہیں ہے کہ جب ہم نے اپنے وسائل کا غالب حصہ ایٹم بم بنانے پر صرف کیا تو اسے ''ڈیٹرینٹ'' قرار دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ ایٹمی طاقت بننے کے بعد ہماری طرف کوئی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھے گا اور ہم ہمیشہ کے لئے دشمن کے کسی حملے سے محفوظ ہوگئے۔ اگر یہ بات واقعی درست ہے تو پھر ایٹم بم بنانے کے بعد ہی ہر سال ہمارے دفاعی بجٹ میں اضافہ کیوں ہو رہا ہے......؟ اگر ہماری حفاظت کے لئے ایٹم بم بنانا ضروری تھا تو پھر روایتی اسلحے کے ڈھیر لگانے سے کیا حاصل ہوگا؟ یہ سوال اس لئے بھی غور طلب ہے کہ جن طاقتوں کو ہم اسلام دشمن قرار دے رہے ہیں، انہی سے اسلحہ خرید کر ان کی معیشت کو مضبوط بنانے اور خوش حالی میں اضافہ بھی کر رہے ہیں اور ان سے بھیک بھی مانگ رہے ہیں۔

ہمارا ملک وہ واحد ملک ہے جس کے سیاستدان اور اہل قلم کھلے بندوں ایٹم بم استعمال کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ آخر ہم نے یہ بم آتش بازی کے لئے تو نہیں بنایا تھا۔ بنایا ہے تو اسے استعمال بھی کریں۔ دنیا بھر کی ایٹمی طاقتیں ان بموں میں کمی کرنے کے معاہدے کر رہی ہیں کیونکہ یہ بم انسانی زندگی کے آثار تک مٹانے کی استعداد رکھتا ہے اور پوری نسل انسانی کے لئے خطرہ ہے۔ ہم ہیں کہ اسے ''ڈیٹرنٹ'' قرار دینے کے بعد اب اس کے استعمال پر بھی زور دے رہے ہیں۔ جس ملک کے مذہبی انتہا پسند جنونی طاقت کے بل پر دنیا پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنا کر اس کا اعلان کر رہے ہوں اور جسکے سیاسی رہنما اور اہل قلم ایٹم بم کے استعمال کا ڈھنڈورہ پیٹنے میں لگے ہوئے ہوں، اس پر اگر دنیا دہشت گردی اور غیر ذمہ داری کے الزام عائد کرتی ہے تو کوئی غلطی نہیں کرتی۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنے ان رویوں پر نظر ثانی کریں جو دنیا بھر میں بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں آگے کی طرف دیکھنے اور نئی دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم آج کی دنیا کا حصہ ہیں اور آج کی اس دُنیا سے الگ تھلک رہنے یا ماضی کے سراب کی طرف لوٹ جانے کی کوشش تباہی کا ذریعہ تو بن سکتی ہے، ہماری مشکلات اور مصائب دُور نہیں کرسکتی۔ ہمارا مذہب اس میں ہرگز حائل نہیں ہوسکتا بشرطیکہ ہم اسے دنیا میں امن و محبت رواداری اور تحمل کا دین تصور کرنے پر تیار ہوں۔ عالم اسلام جب عروج پر تھا اور جب اسلامی ممالک طاقت اور قوت کے اعتبار سے بلندیوں کی سطح پر تھے اس وقت بھی انہوں نے تلوار کے زور سے دنیا پر قبضہ کرنے کی بجائے انسانی اقدار کی پابندی اور امن کے پیغام کے ذریعے اپنے دین و مذہب کا دائرہ وسیع کیا۔ آج جبکہ ہم ایک کمزور ملک ہیں، تشدد اور دہشت کے ذریعہ اسے پھیلانے کی کوشش ہماری تباہی کا ذریعہ تو بن سکتی ہے، اس سے حاصل ہرگز کچھ نہیں ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جون 2010، بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ، 17 جون 2010ء)

لاہور میں ہونے والے سفّاکانہ حملے میں ملوّث دھشت گرد کے انکشافات

اسلام آباد (عمر چیمہ) لاہور میں حالیہ دہشت گردی کے دوران زندہ بچ جانے والے حملہ آور عبداللہ نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں گمراہ کیا گیا تھا کہ قادیانی گستاخانہ خاکوں کے معاملے میں ملوث ہیں اور ان کا خون بہانا اسلام کے لئے بڑی خدمت ہے۔ کیس کی تفتیش میں شامل لاہور پولیس کے ایک عہدیدار نے ''دی نیوز'' کو بتایا کہ عبداللہ کو اسکے ماسٹر مائنڈز نے یہ ذہن نشین کروایا کہ خاکوں کے معاملے کے پیچھے قادیانی ملوث ہیں اور مثالی سزا کے مستحق ہیں اور اسے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ''مشن'' پر بھیجا گیا تھا۔ اس سلسلے میں ردّ عمل معلوم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے کسی عہدیدار سے رابطہ نہیں ہوسکا تاہم ایک قادیانی شخص سے جب اس بارے میں بات ہوئی تو اس نے کہا کہ ہم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی شان میں گستاخی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے اور کسی بھی طرح خاکوں کی اشاعت میں ملوث نہیں ہوسکتے۔ ہم پر یہ الزام سراسر جھوٹ ہے۔ حملہ آور القاعدہ سے تعلق رکھنے والے عسکریت پسند گروپ کا رکن ہے۔ عبداللہ کو شمالی وزیرستان کے علاقے 'میران شاہ' میں تربیت دی گئی اور وہیں کا رہائشی ہے۔ کراچی کے مدرسہ کا ایک ساتھی اسے تربیتی کیمپ لے کر گیا، اگرچہ عبدالہ کا بھائی وہاں پہلے ہی مقیم تھا۔ دہشت گردی کے دوران زندہ بچ جانے والا ایک اور حملہ آور ''معاذ'' ماڈل ٹاؤن میں قادیانی عبادت گاہ پر حملے میں شامل تھا۔ اس نے بھی میران شاہ میں تربیت حاصل کی۔ تاہم اس کے پس منظر کے حوالے سے تفصیلات ابھی تک اکٹھی نہیں کی جاسکیں کیونکہ وہ دہشت گردی کے دوران بری طرح زخمی ہوگیا تھا اور اس وقت زیر علاج ہے۔

عبداللہ کا سماجی و معاشی پس منظر وہی ہے جو کہ اکثر خود کش بمبار کا ہوتا ہے اور وہ بآسانی ''جہادیوں'' کا آسان ہدف بن جاتے ہیں تاہم اس معاملے مین کیمیکل انجینئر ابرار جیسی علیحدہ مثالیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں جو کہ میریٹ ہوٹل حملے کا ماسٹر مائنڈ تھا اور جی ایچ کیو پر حملے کے دوران مارا گیا۔ پندرہ بیس سال قبل عبداللہ کے خاندان نے کراچی کے علاقے کوئٹہ ٹاؤن میں نقل مکانی کی تھی۔ اس کے خاندان کے 25/ارکان سخت حالات میں بڑی مشکل سے گزارہ کر رہے ہیں کیونکہ ان کی ماہانہ آمدنی 9 ہزار روپے سے زیادہ نہیں۔ عبداللہ کے 6 بھائی اور 3 بہنیں ہیں۔ عبداللہ کا باپ عطاء اللہ چاچڑ ذیابطیس اور تپ دق جیسی بیماریوں کا شکار ہے اور ایک فلاحی ادارے سے اسے 3 ہزار روپے ماہانہ ملتے ہیں۔ حملہ آور نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ عبداللہ کا بڑا بھائی کراچی کی ایک مسجد میں امام ہے اور تین ہزار روپے ماہانہ کماتا ہے۔ امام کی اہلیہ بھی مسجد آنے والی لڑکیوں کو قرآن پاک پڑھا کر تین ہزار روپے ماہانہ کماتی ہیں۔ عبداللہ، مدرسے جاتا تھا اسے 200 روپے فی ہفتہ خرچ ملتا تھا۔ وہ کبھی سکول نہیں گیا۔ لاہور پولیس کے ایک تفتیش کار کے مطابق تربیتی کیمپ میں جیب خرچ اور اچھی خوراک خودکش بمباروں کے لئے کشش کا ذریعہ بن جاتی ہے کیونکہ وہاں تربیت کے دوران انہیں مناسب خوراک اور اپنی فیملی سے ملنے کے لئے سفر کے لئے تگڑا سفری الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اگرچہ تفتیش کاروں کا کہنا ہے کہ ماضی میں بمبار زیادہ رمحسود قبیلے سے تعلق رکھنے والے پشتون تھے لیکن انسداد دہشت گردی کے ماہر کے مطابق تربیتی کیمپوں میں غیر پشتون بھی بھرتی کئے جاتے ہیں۔ بے نظیر بھٹو کیس میں جیل میں موجود اعتزاز شاہ غیر پشتون ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر خودکش حملہ آور عزیز داری یا دوست کے ذریعے بھرتی ہوتے ہیں۔ قبل ازیں لاہور پولیس کے ترجمان نے میڈیا کو بتایا تھا کہ عبداللہ کا چھوٹا بھائی بدر منصور کالعدم تحریک طالبان پاکستان کے لئے کام کرتا ہے اور بتایا تھا کہ عبداللہ کو دہشت گرد منیب نے تربیت دی اور بدر افغانستان میں جہاد کرچکا ہے اب پاکستان میں لوگوں کو تربیت دیتا ہے۔ وہ کالعدم حرکت المجاہدین کا اہم راہنما ہے جس کا تعلق القاعدہ سے ہے۔ ☆ (روزنامہ 'جنگ' لاہور ۵ جون ۲۰۱۰، بحوالہ روزنامہ الفضل 14 جون 2010)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

اليس الله بكاف عبده

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۷ فروری کو یوم میلاد النبیؐ کے موقعہ پر بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے اپنے ہاں جماعتی روایات کے مطابق شاندار رنگ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جس میں کثیر تعداد میں مردوزن اور بچوں نے شرکت کی۔ مقررین نے جلسوں میں اس کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور آنحضرتؐ کی شان اقدس میں منظوم کلام پڑھے گئے۔ اسی طرح دوران جلسہ بھی نعتیں پڑھی گئیں۔ جلسوں کا اختتام دعا سے ہوا۔ اکثر جگہوں میں حاضرین کی ضیافت اور شیرینی تقسیم کی گئی جلسوں کے انعقاد کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر موصول ہوئیں ہیں جنہیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے اور پروگراموں میں حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

اللّٰہ پور (پنجاب) جماعت احمدیہ اللہ پور سرکل پٹیالہ نے مکرم میجر خان صاحب کی زیرصدارت جلسہ کیا جس میں مکرم وسیم احمد صاحب ندیم معلم نے تقریر کی۔

امام نگر (بنگال) 5/مارچ کو جلسہ ہوا جس میں مکرم عظیم صاحب، مکرم بادشاہ شیخ صاحب نے تقریر کی۔

بدایوں (یوپی) مکرم عبدالخالق صاحب ملکانہ صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم وثیق احمد صاحب معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

اسلام نگر بدایوں (یوپی) جماعت احمدیہ اسلام نگر بدایوں نے جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا جس میں مکرم صابر علی صاحب معلم نے تقریر کی۔

امروھہ (یوپی) مسجد احمدیہ میں زیرصدارت مکرم محمد طاہر صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم ناظر صاحب، عادل صاحب، فراست علی صاحب، احسن صاحب، احسن الحق صاحب، نسیم احمد معلم، اسماعیل صاحب، دلشاد احمد صاحب نے تقریر کی۔ صبح باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

بسنہ (چھتیس گڑھ) دارالتبلیغ بیت العافیت میں زیرصدارت مکرم سید قمرالدین شاہ صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم افتخار الرحمٰن صاحب، مکرم افضل خان صاحب معلمین، مکرم حلیم احمد صاحب مبلغ انچارج اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

چھپورا (چھتیس گڑھ) جماعت احمدیہ چھپورا نے پہلی مرتبہ جلسہ سیرۃ النبیؐ شاندار طریق پر مکرم مولوی شجاعت علی خان صاحب معلم سلسلہ کی زیرنگرانی منعقد کیا۔ پہلی بار جلسہ ہونے پر احباب جماعت مردوزن میں بڑا جوش تھا۔ بعد نماز عشاء جلسہ ہوا۔ کل 34/افراد شامل ہوئے۔

بٹکل (چھتیس گڑھ) مولوی مولوی شرافت احمد خان صاحب معلم سلسلہ کی زیرنگرانی بٹکل میں پہلی بار جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں احباب جماعت اور بچوں نے بڑے ذوق وشوق سے شرکت کی اور پروگرام میں حصہ لیا۔

پنڈری پانی (چھتیس گڑھ) مکرم عبدالسبحان صاحب کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم بھائی سلطان قادری صاحب سیکرٹری مال، مکرم وسیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں۔

بھرت پور (بنگال) مکرم محمد سراج الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی زیرنگرانی جلسہ ہوا۔ مبلغ صاحب موصوف نے ہی جلسہ میں تقریر کی۔

برہ پورہ (بہار) مسجد احمدیہ میں زیرصدارت مکرم سید عبدالباقی صاحب جلسہ ہوا جس میں عزیز قمر احمد، ارسلان احمد، سید ابوعطاء، ابوالفضل، محمد ذوالفقار علی، سید ابوقاسم، سید آفاق احمد اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

برنالہ شہر (پنجاب) مکرم عبدالرحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ کی زیرنگرانی برنالہ شہر سرکل لدھیانہ پنجاب میں جلسہ ہوا جس میں مبلغ صاحب مذکور نے تقریر کی۔

بڈھانوں (جموں) مکرم مختار احمد صاحب محمود بھٹی قائد مجلس وزونل سیکرٹری تبلیغ وسیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مدثر احمد ناصر، مکرم معروف احمد صاحب معلم، مکرم خواجہ عبدالغنی صاحب کیپٹین (ریٹائرڈ) اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

بھرامپور (پنجاب) 28/اپریل کو مکرم دلدار خان صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ظہیر احمد صاحب اور مکرم مبشر احمد صاحب ندیم نے تقریر کی۔

بنکل (تھلک سرکل، کرناٹک) زیرصدارت مکرم رحمٰن صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا جس میں مکرم حسین صاحب مکرم مولوی عبدالسعید صاحب، مکرم شمسول صاحب معلمین اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بلار پور (مہاراشٹر) مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نمائندہ بدر کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ایس ایچ علی صاحب، عزیز سید محسن اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ مستورات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔

پیرا (ہماچل) 9/مئی کو زیرصدارت مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی جلسہ ہوا جس میں صدر جلسہ نے تقریر کی۔

چتور (کرناٹک) مکرم عثمان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مصطفیٰ صاحب کنڈوری معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ اسی طرح یکم مارچ کو مکرم قاسم صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مصطفیٰ صاحب معلم سلسلہ نے اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

چیک ایمریچھ (کشمیر) مکرم رفیع اللہ صاحب لون صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ہارون رشید خان صاحب، مکرم احسان اللہ لون صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم مبارک احمد لون صاحب سابق زعیم انصار اللہ، مکرم مولوی سید امداد علی صاحب معلم اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

چنتہ کنٹہ لجنہ (آندھرا) مسجد فضل عمر میں 6 مارچ کو مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں امر چنتہ کی ممبرات لجنہ وناصرات بھی شامل ہوئیں۔ جلسہ میں مکرمہ عفت شمیم صاحبہ، مکرمہ یاسمین لئیق صاحبہ، مکرمہ اسماء رفیق صاحبہ، مکرمہ الماس بیگم صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ جلسہ سے قبل بچیوں کے ورزشی مقابلے کردیئے گئے۔ پوزیشن لینے والی بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

چورو (راجستھان) مکرم خالد احمد صاحب ملکانہ کی زیرنگرانی جلسہ ہوا جس میں بچوں نے نظمیں وترانے پیش کئے جبکہ صدر جلسہ نے خطاب کیا۔

چھتو پھلوریا (بہار) مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی اس موقعہ پر جماعت احمدیہ برسہ بھوا کے احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔

خرد (یوپی) مکرم نظام الدین صاحب احمد سملیہ معلم کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم صدر جلسہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں ایک سو کے قریب غیر احمدی وغیر مسلم بھائی شامل ہوئے۔

دھوبی ننگلہ (یوپی) جماعت احمدیہ دھوبی ننگلہ سرکل بریلی نے جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا جس میں مکرم مختار احمد صاحب معلم نے تقریر کی۔

دو بلدھن ماجرہ (ہریانہ) مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے مکان پر جلسہ ہوا جس میں مکرم گلفام احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی۔ صبح باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔

دھرم پور (پنجاب) مکرم شفیع الدین صاحب معلم سلسلہ کی زیرنگرانی جلسہ ہوا جس میں معلم صاحب مذکور نے تقریر کی۔

رُڑکی ھیراں (پنجاب) مکرم مشیر خان صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مبشر احمد صاحب ندیم نے تقریر کی۔

ڈنگوہ (ہماچل) ۲۹ مئی کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم افتخار احمد صاحب بھٹی معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

راٹھ (یوپی) مسجد احمدیہ راٹھ میں زیرصدارت مکرم مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج جلسہ ہوا جس میں مکرم مظہر احمد صاحب مبلغ مسکرا مکرم ابرار احمد صاحب صدر جماعت، مہمان خصوصی جناب کندھی لال بھارتی راٹھ، اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ ہندو بھائی بھی جلسہ میں شریک ہوئے اور انہوں نے کچھ سوالات کئے جس کا جواب دیا گیا۔ مسکرا کے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔

سالی چوکہ (مدھیہ پردیش) دارالتبلیغ سالی چوکہ میں زیرانتظام مکرم پرویز عالم صاحب سرکل انچارج جلسہ ہوا جس میں غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ سالی چوکہ سرکل کے پانچ مقامات پر جلسہ ہوا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نرسنگپور میں مکرم احسان خان صاحب کی زیرصدارت جلسہ ہوا۔ مکرم محمد اقبال صاحب معلم نے تقریر کی اندور میں مکرم سراج الدولہ صاحب مبلغ سلسلہ کے زیرانتظام جلسہ ہوا۔ ریوا مقام جو سالی چوکہ سے ۲۵۰ کلومیٹر دُور ہے جلسہ ہوا جس میں مکرم انور خان صاحب، یاسین خان صاحب، خالد احمد صاحب، عبدالمحسن صاحب نے تقریر کی۔

سرم پلی (آندھرا) ۱۱/مارچ کو مکرم شیخ قاسم صاحب صدر جماعت کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ عمران صاحب معلم نے تقریر کی۔

اوسانی پیٹھ (آندھرا) ۱۱/مارچ کو مکرم محمود احمد صاحب معلم سلسلہ کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ عمران صاحب معلم، مکرم خیرات علی صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔

سرینگر (کشمیر) 14 مارچ کو مسجد احمدیہ میں زونل سطح پر اور 16 مارچ کو ناصر آباد میں صوبائی سطح پر اور تمام جماعتوں نے مقامی طور پر جلسہ منعقد کیا۔ سرینگر کا جلسہ محترم پروفیسر عبدالحمید صاحب میر زونل امیر سرینگر کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ فرید احمد صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جلسہ میں مستورات کے علاوہ غیر اس جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی خبریں اردو اور گوجری بلیٹن ریڈیو کشمیر اسی طرح روزنامہ سرینگر ٹائمز، کشمیر ریلیز، خوشحال کشمیر نے نشر وشائع کیں۔

کانپور لجنہ (یوپی) 24/اپریل کو مکرمہ یاسمین خلیل صاحب صوبائی صدر یوپی کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ، مکرمہ عارفہ رئیس صاحب نے مضمون پڑھا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا بھی جلسہ ہوا۔

کانپور (یوپی) مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب مبلغ انچارج کی زیرصدارت جلسہ ہوا۔ جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں ایک دن قبل وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور اس کے اردگرد کی صفائی کی گئی اور مسجد میں چراغاں کیا گیا۔ ☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19816 میں راجہ رفعت اللہ ولد مکرم غلام نبی ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 30.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء العبد: رفعت اللہ گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19817 میں عادل احمد بٹ ولد مکرم عبدالجبار بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 30.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راجہ رفعت اللہ العبد: عادل احمد بٹ گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19818 میں نثار احمد بٹ ولد مکرم مرحوم غلام محمد بٹ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 30.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: زمین 6 کنال اور خشک زمین 6 کنال موجودہ قیمت 12,00,000 لاکھ روپے ہے۔ ایک مکان موجودہ قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 8400 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایاز رشید عادل العبد: نثار احمد بٹ گواہ: نثار احمد راتھر

وصیت نمبر:19819 میں مبارک احمد شیخ ولد مکرم غلام محمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 14.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 4000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ریاض احمد رضوان العبد: مبارک احمد شیخ گواہ: عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:19820 میں طارق مجید ولد مکرم عبدالمجید منظر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کلینک عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز دوکان 2500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور العبد: طارق مجید گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19821 میں بشیر احمد لون ولد مکرم عبدالرحمان لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین 7 کنال، جس میں ایک کنال باغ موجودہ قیمت 4,00,000 لاکھ روپے، رہائشی مکان قیمت موجودہ 50,000 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز جائیداد 30,000 ہزار روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور العبد: بشیر احمد لون گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19822 میں ظہور احمد گنائی ولد مکرم عبدالعزیز گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 8 کنال زمین جس پر پھل دار درخت ہیں۔ موجودہ قیمت 8,00,000 روپے ہیں۔ 12 کنال زمین موجودہ قیمت 6,00,000 روپے ہے۔ مکان ایک عدد جس کا آدھا حصہ میرا ہے موجودہ قیمت 1,00,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از باغ 60,000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور العبد: ظہور احمد گنائی گواہ: عبدالرحمان ایتو

وصیت نمبر:19823 میں عبدالغفار آہنگر ولد مکرم مرحوم محمد شعبان آہنگر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آہنگر عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین ڈیڑھ کنال موجودہ قیمت 1,50,000 روپے، مکان کچّہ نصف قیمت 15,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالسلام انور العبد: عبدالغفار آہنگر گواہ: صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر:19824 میں ندیم مبارک ولد مکرم مبارک احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 27.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد امداد علی العبد: ندیم مبارک گواہ: مبارک احمد خان

وصیت نمبر:19825 میں تسنیم مبارک ولد مکرم مبارک احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 17,700 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد قریشی العبد: ڈاکٹر تسنیم مبارک گواہ: مبارک احمد خان

وصیت نمبر:19826 میں سیّد شجاعت علی ولد مکرم سیّد امداد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 22.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 100 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد امداد علی العبد: سیّد شجاعت علی گواہ: منور احمد خان قریشی

وصیت نمبر:19827 میں ناہیدہ حمید زوجہ مکرم ڈاکٹر تسنیم مبارک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 95,000 روپے، نقدی موجودہ 35,000 روپے ہے۔ طلائی زیورات: تین انگوٹھیاں وزن قریباً 6 گرام موجودہ قیمت 6500 روپے، چین ایک عدد وزن 10 گرام موجودہ قیمت 11,000 روپے، بالیاں ایک جوڑا وزن تین گرام موجودہ قیمت 3300 روپے، جگنی سیٹ موجودہ قیمت 10,000 روپے، ناک کا کوکا ایک عدد قیمت 100 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 1300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد امداد علی الامۃ: ناہیدہ حمید گواہ: ڈاکٹر تسنیم مبارک

وصیت نمبر:19828 میں فاطمہ تبسم زوجہ مکرم میر شکیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان خانہ داری سلسلہ عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 24.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند دو لاکھ روپے، طلائی زیور: انگوٹھیاں دو عدد موجودہ قیمت 6,000 روپے، چین و لاکٹ موجودہ قیمت 4,000 روپے، بالیاں ایک جوڑی موجودہ قیمت 2100 روپے، ناک کے کوکے تین عدد موجودہ قیمت 1000 روپے، نقرئی زیور: ہار ایک عدد، جھمکے ایک جوڑے، چوڑیاں چار عدد انگوٹھیان مکمل سیٹ موجودہ قیمت 1200 روپے، نقدی بینک مین جمع 15,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّد امداد علی الامۃ: فاطمہ تبسم گواہ: راجہ شاہد احمد خان

وصیت نمبر:19829 میں امۃ المتین زوجہ مکرم محمد الطاف قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: جھمکے دو عدد وزن بارہ گرام موجودہ قیمت 13,200 روپے، انگوٹھی ایک عدد وزن دو گرام موجودہ قیمت 2200 روپے، ناک کا کوکہ ایک عدد موجودہ قیمت 200 روپے، چین و پینڈلم موجودہ قیمت 6600 روپے، حق مہر بذمہ خاوند 25,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان،

بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حامدالطاف قریشی　　الامۃ: امۃ المتین　　گواہ: سیّدامدادعلی

وصیت نمبر:19830 میں طیّبہ انیس بنت مکرم انیس احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی چک ایمبر جھ نگر یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 28.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: سونے کی تین انگوٹھیاں موجودہ قیمت 9900 روپے،سونے کی بالیاں وزن چار گرام موجودہ قیمت 4400 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 1500 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّدامدادعلی　　الامۃ: طیّبہ انیس　　گواہ: منوراحمد خان

وصیت نمبر:19831 میں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 27.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 2500 روپے،طلائی زیور: کان کے جھمکے وزن اڑھائی گرام موجودہ قیمت 2000 روپے،ناک کا کوکہ موجودہ قیمت 200 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سیّدامدادعلی　　الامۃ: طاہرہ بیگم　　گواہ: مبارک احمد خان

وصیت نمبر:19832 میں اقبالہ بیگم زوجہ مکرم راجہ شریف احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن چک ایمبر جھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.408 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 10,000 روپے،ناک کا کوکہ سونے کا ایک عدد موجودہ قیمت 300 روپے ،جھمکے ایک جوڑی سونے کی موجودہ قیمت 1500 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منوراحمد قریشی　　الامۃ: اقبالہ بیگم　　گواہ: راجہ شریف احمد خان

وصیت نمبر:19833 میں ادریس احمد راتھر ولد مکرم محمد مقبول راتھر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 17.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 4800 روپے سالانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایاز رشید عادل　　العبد: ادریس احمد راتھر　　گواہ: عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:19834 میں محمد یحیٰی ولد مکرم محمد سعادت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ　　العبد: محمد یحیٰی　　گواہ: اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:19835 میں نسیمہ بی بی زوجہ مکرم لعل محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیسٹھا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 18,000 روپے ہے۔کان کی بالیاں ساڑے تین گرام کی ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: نسیمہ بی بی　　گواہ: لعل محمد

وصیت نمبر:19836 میں شبینہ بی بی زوجہ مکرم قاری سیف الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیسٹھا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 6000 روپے، بالیاں ایک جوڑی ساڑے تین گرام ہے۔ہار چاندی کا،ایک جوڑی پایل وزن تین گرام،ایک کٹھہ زین پر کچہ مکان ہے،موجودہ قیمت 10,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: شبینہ بیگم　　گواہ: قاری سیف الدین شیخ

وصیت نمبر:19837 میں فاطمہ بیگم زوجہ مکرم محمد شمس الضحٰی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیسٹھا ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 1000 اروپے،ایک تالاب ڈھائی کٹھہ پر واقعہ ہے موجودہ قیمت 20,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: فاطمہ بی بی　　گواہ: محمد شمس الضحٰی

وصیت نمبر:19838 میں حلینہ بیگم زوجہ مکرم محمد دل رحمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن بسوڑ ڈاکخانہ بسوڑ ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 10,000 روپے،کان کی دوعدد بالیاں 6 گرام وزن ہے۔۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: حلینہ بیگم　　گواہ: محمد دل رحمان

وصیت نمبر:19839 میں اجمیرہ بی بی زوجہ مکرم قاضی ذاکر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن کوٹ ڈاکخانہ سونجے ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 5,000 روپے،کان کی بالیاں طلائی وزن 5 گرام ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: اجمیرہ بی بی　　گواہ: محمد سیف الدین

وصیت نمبر:19840 میں مریم بی بی زوجہ مکرم معین الدین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن شیر گرام ڈاکخانہ جکو گرام ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند 10,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: مریم بی بی　　گواہ: معین الدین شیخ

وصیت نمبر:19841 میں مولودہ بی بی زوجہ مکرم عبدالرحیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن بسوڑ ڈاکخانہ بسوڑ ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے، زمین ایک بیگھہ موجودہ قیمت 80,000 روپے،سالانہ آمد جس سے 2000 روپے ہو جاتی ہے،کان کی بالیاں ڈھائی گرام ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر　　الامۃ: مولودہ بی بی　　گواہ: عبدالرحیم شیخ

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

Ahmad Computers

Naseem Khan
(M)+9198144-99289
(M)+9198767-29998
(O) +911872500468
e.mail : naseemqadian@gmail.com
Ahmad computers

Deals in:All Kinds of Computers,Desktop, Laptop
Hardwares, Accesories, Software Solutions, Networking
Printers,Toners, Cartridge Refilling, Photostat Machines etc.
*Railway Reservations,Airtickets Dish & Mobile recharge,
*Pay Your Bills here: (Electricity,Telephone,Moblie etc.)
THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516
SONY LG intel hp Canon

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر : 2

مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لا جواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہوسکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اُٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اِس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یوروپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلادے۔ اِس لئے اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اَنْتَ مَعِی وَاَنْتَ عَلَی الحَقِّ الْمُبِیْن اَنْتَ مُصِیبٌ وَمُعِیْنٌ لِلْحَقِّ۔

مَیں نے اس کتاب میں نہایت زبردست ثبوتوں سے مسیح کا فوت ہوجانا اور اموات میں داخل ہونا ثابت کردیا ہے اور میں نے بداہت کی حد تک اس بات کو پہنچا دیا ہے کہ مسیح زندہ ہو کر جسم عنصری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طرف اُٹھایا نہیں گیا بلکہ اَور نبیوں کی موت کی طرح اُس پر بھی موت آئی اور دائمی طور پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگر کوئی مسیح کا ہی پرستار ہے تو سمجھ لے کہ وہ مر گیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگیا۔ سوتم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اُٹھاؤ اور سرگرمی کے ساتھ پادریوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہئے کہ یہی ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ اور پورا بھروسہ کرنے کے لائق ہو جو درحقیقت مسیح ابن مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میں بیان نہیں کرسکتا اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 -402)

مولانا وحید الدین خان صاحب اپنے مضمون مندرجہ الرّسالہ نئی دہلی مئی 2010 میں آنے والے مسیح موعود کی پہچان اور اس کے زمانے کی ضلالت و گمراہی کا ذکر احادیث کی روشنی میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

☆...... جب مسیح موعود آئے گا اسلام کا نام رہ جائیگا۔ قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ رہ جائیں گے۔ اس وقت مسجدیں خوب آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی۔

☆...... اسلام اجنبی حالت میں آجائے گا۔ (صفحہ 50)

☆...... وہ تمام ملتوں کو استدلالی طور پر ہلاک کردے گا۔ (صفحہ 51)

☆......اس کے سفید مینار پر اُترنے سے عہد پرواز کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ ہوائی جہاز کا دَور ہوگا۔ (صفحہ 52)

☆...... اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کا مطلب یہ ہے کہ مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہوں گے۔ (صفحہ 53)

حدیثوں میں جو امام مہدی کے متعلق پیشگوئیاں آئی ہیں ان میں سے بعض کا مطلب بتاتے ہوئے مولانا صاحب لکھتے ہیں :-

- امام مہدی و مسیح موعود کے زمانہ میں پرنٹنگ میٹریل اور الیکٹرانک میٹریل پھیل جائے گا۔
- قتل وغارت کثرت سے ہوگی
- احادیث میں دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلنے سے مُراد پٹرول کی دریافت ہے۔
- دخان کے ظاہر ہونے سے مُراد جدید صنعتی دور میں اُٹھنے والی فضائی کثافت ہے۔
- لوگ خدا کو بھول جائیں گے۔
- پھر بالآخر کلمۂ اسلام ہر گھر میں پہنچے گا۔ اس میں جدید کمپیوٹر کے دَور کی طرف اشارہ ہے۔

بقول علّامہ صاحب کے یہ ساری باتیں پوری ہوچکی ہیں اور پھر وہ الرّسالہ کے ماہ جون 2010ء کے شمارہ میں فرماتے ہیں کہ ایسا شخص ظاہر ہو چکا ہے اس کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔

فرماتے ہیں :-

”حدیث میں بیان کردہ علامتیں بتاتی ہیں کہ قیامت اب بہت قریب ہے اس اعتبار سے غالبًا یہ کہنا درست ہوگا کہ دجال اور مہدی اور مسیح کا ظہور ہو چکا ہے۔“ (الرّسالہ، نئی دہلی، مئی 2010ء صفحہ 5)

............(باقی)............ ☆ ....(منیر احمد خادم)............

قرارداد تعزیت

بروفات شہداء مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن ودار الذکر گڑھی شاہو لاہور پاکستان

منجانب ہر سہ مرکزی انجمن ذیلی تنظیمات وافراد جماعت احمدیہ بھارت

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28 مئی 2010ء کو لاہور کی دو احمدیہ مساجد پر دہشت گردوں نے جو ظالمانہ اور بہیمانہ حملے کر کے قریبًا 100/افراد کو شہید اور 100 سے زائد افراد کو زخمی کردیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک سانحہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا بھر کے احمدی احباب انتہائی رنج وغم میں ڈوب گئے ہیں۔ اس سانحہ میں شہید اور زخمی ہونے والے افراد کے دُور ونزدیک سے تعلق رکھنے والے رشتہ دار ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ قادیان اور ہندوستان کے بعض احمدیوں کے عزیزوں کو بھی جامِ شہادت نصیب ہوا۔

ان سب غمزدہ افراد کے دکھوں کا بوجھ ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل پر ہے جس سے ہم سب کے دل پریشان اور غمزدہ ہیں۔ تاہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے دعاؤں کی جو نصیحت فرمائی اس سے دلوں کو اطمینان ہوا۔

اس جماعتی اندوہناک سانحہ اور عالمگیر نوعیت کے نقصان پر سیدنا حضور انور اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، شہداء و مجروحین کے پسماندگان وعزیز واقربا نیز احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں قادیان کی ہر سہ مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں اور افراد جماعت احمدیہ قادیان و ہندوستان کی طرف سے دلی تعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بہ دُعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور کے دکھی دل کے بوجھ کو ہلکا کرے اور جماعت میں حضور انور کی دُعائیں قبول فرمائے اور ظالم مخالفین کو جلد عبرت کا نشان بنائے اور شہداء کے پسماندگان کا حامی وناصر ہو اور مجروحین کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان)

قرارداد تعزیت

بروفات شہداء مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن ودار الذکر گڑھی شاہو لاہور پاکستان

منجانب مجلس عاملہ و یوکے

سیدی! مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یوکے کا یہ خصوصی اجلاس مورخہ 2 جون 2010 کو بیت الفتوح میں امیر جماعت احمدیہ یوکے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ہم اراکین مجلس عاملہ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن اور مسجد دار الذکر لاہور میں ہونے والے 28 مئی 2010 کے افسوسناک واقعہ پر دلی رنج وغم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں صرف یہی کہہ سکتے ہیں: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس غم کے موقعہ پر ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اس غم وحزن کے موقع پر اپنے پیارے آقا کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز اپنے اُن تمام شہداء جنہوں نے راہِ مولیٰ میں اپنی جان قربان کی ہے ان کے عزیز واقارب سے بھی دلی تعزیت، افسوس اور ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

سیدی! ہم دعا گو ہیں کہ خدائے بزرگ و برتر ان تمام شہدائے احمدیت کو اپنے قرب خاص میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے تمام لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل سے نوازے اور سب کا ہر آن حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

سیدی! ہم سب اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان شہداء کی قربانیوں کو زندہ رکھنے اور حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں اپنے اعمال کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان تمام بھائیوں کو جو زخمی ہیں اپنے خاص فضل وکرم سے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام، خاکساران

رفیق احمد وار اکین مجلس عاملہ یوکے

.... دعائے مغفرت ....

مکرم محمد عبد العزیز صاحب ساکن چنتہ کنٹہ حال مقیم حیدرآباد ولد مکرم محمد عبد الصمد صاحب مرحوم اچانک حرکت قلب بند ہونے سے بعمر 58 سال حیدرآباد میں مورخہ 5.5.10 صبح 8.30 بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے احمدیہ قبرستان میں امانتًا رکھا گیا ہے۔ بعد دفتری کاروائی اور منظورے کے تابوت قادیان لایا جائے گا۔ عزیز صاحب نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جس میں سے دو بچیوں کی شادیاں ہوچکی ہیں۔ مرحوم نیک صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، ہنس مکھ، ملنسار شخص تھے۔ قادیان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں اکثر شرکت کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (نصیر احمد خادم، نمائندہ بدر)

09.07.2010 (Friday)

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 A weekly review of the news
01:00:00 Science And Medicine Review
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7 April 1998
02:20:00 Historic Facts Part 21 about the services for the Muslim Ummah
02:55:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Nazm Bani Kab Tak Rahe Gi
03:45:00 Tarjamatul Quran by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 9 November 1994.
04:45:00 Nazm Mola Mere Kadeer.
04:55:00 Opening address delivered on 27 July 2007 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, khalifatul masih Vth in Jalsa Salana United Kingdom 2007.
06:00:00 Tilawat Recitation of the Holy Quran by Qari Muhammad Aashiq with Urdu translation. Surah Yoonus, verses 85-94.
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 A weekly review of the news
06:40:00 Science And Medicine Review
07:05:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal with Hadhrat khalifatul masih Vth in Recorded on 9 May 2004.
08:10:00 Siraiki Muzakarah
09:00:00 An Urdu talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 21 April 1994.
10:15:00 Indonesian Service
11:10:00 Seerat Sahaba Rasool
11:45:00 Nazm Asalaam Aye Nabi-e-Wala Shaan.
12:00:00 Live Friday Sermon
13:00:00 Nazm Kabhi Izn Ho To Aashiq
13:10:00 Tilawat \
13:20:00 Dars-e-Hadith \
13:30:00 A weekly review of the news
13:40:00 Science And Medicine Review
14:05:00 Bengali Service
15:00:00 new talk show discussing social issues affecting todays youth.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Friday Sermon repeat
17:15:00 Nazm Medha Sohna Mithda Yaar
17:20:00 Concluding address delivered on 17 September 2006 by Hadhrat khalifatul masih Vth in Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2006.

10.07.2010 (Saturday)

00:10:00 World News
00:25:00 Khabarnama
00:45:00 Tilawat
01:00:00 Dars-e-Hadith
01:05:00 International Jamaat News
01:40:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9 April 1998
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday Sermon delivered on 9 July 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
04:15:00 Nazm Medha Sohna Mithda Yaar
04:25:00 Rah-e-Huda
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 International Jamaat News
07:05:00 An address delivered on 28 July 2007 by Hadhrat Hadhrat Khalifatul Masih Vth in from the Ladies Jalsa Gah. uk
08:25:00 Urdu Mulaqat with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 16 February 1997.
09:10:00 Friday Sermon on 9 July 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth,
10:10:00 Nazm Main Naheen Mangta
10:25:00 Indonesian Service
11:25:00 French Service
12:30:00 Tilawat
12:45:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:45:00 Bangla Shomprochar
14:50:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 18 January 2010.
16:00:00 Khabarnama

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفتہ وار پروگرام

mta INTERNATIONAL

Please Note that programme and timings may change without prior notice . All times are given in Greenwich Mean Time For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

16:20:00 Live Rah-e-Huda
17:50:00 Nazm Yeh Hai Khilafat-e-Haqa.

11.07.2010 (Sunday)

00:45:00 Nazm Jo Nafrat Ko Mitane Bhi
00:55:00 World News
01:10:00 Yassarnal Quran
01:40:00 Tilawat
01:50:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 21 April 1998 i
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday Sermon on 9 July 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
04:15:00 Nazm Nishan Ko Dekh Ker
04:25:00 Faith Matters Programme no. 25.
05:25:00 Art Class oil painting
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 12 June 2004.
07:05:00 Faith Matters Programme no. 25.
08:05:00 discussion programmes.on the topic of diabetes.
08:40:00 Concluding address delivered on 29 July 2007 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth Jalsa Salana UK
10:10:00 Indonesian Service
11:05:00 Spanish Service
12:05:00 Tilawat
12:20:00 Dars-e-Hadith
12:30:00 Yassarnal Quran
12:50:00 Bengali Service
13:45:00 Nazm Khilafat Irtiqa-e-Nasl-e-Insani
13:55:00 Friday Sermon delivered on 9 July 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
14:55:00 Nazm Shaoor Day Kay
15:05:00 Bustan-e-Waqfe Nau Hadhrat Khalifatul Masih Vth. Recorded 12 June 2004.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Nazm Kiya Iltija Karon
16:30:00 Faith Matters Programme no. 25.
17:35:00 Yassarnal Quran

12.07.2010 (Monday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 Yassarnal Quran
01:15:00 International Jamaat News
01:50:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 22 April 1998
02:50:00 World News
03:05:00 Khabarnama
03:25:00 Friday Sermon on 9 July 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
04:25:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7 March 1999.
05:15:00 Kuch Yaadein Kuch Baatein
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:20:00 International Jamaat News
06:55:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 25 April 2009.
08:00:00 Seerat-un-Nabi
08:55:00 A studio sitting of French speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) i recorded on 16 March 1998.
10:00:00 Indonesian Service
10:50:00 Nazm Asmaan Sey Sarey Minare
11:10:00 A speech delivered by Dr. Hafiz Saleh Muhammad Aladin on the topic of the existence of Allah in Jalsa Salana Qadian 2009.
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News
13:00:00 Bangla Shomprochar
14:00:00 Qaseedah Nahmadullahh.
14:05:00 Friday Sermon delivered on 3 July 2009 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
15:10:00 A speech delivered by Dr. Hafiz Saleh Muhammad Aladin on the topic of the existence of Allah in Jalsa Salana Qadian 2009
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 25 April 2009.
17:20:00 Nazm Lillahil Hamd.
17:35:00 french class

13.07.2010 (Tuesday)

00:15:00 World News
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:55:00 A weekly review of the news
01:05:00 Science And Medicine Review
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra)., recorded on 23 April 1998
02:25:00 Nazm Izn-e-Naghma Mujhe
02:35:00 french servise
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Nazm Mera Mehboob Hey Wo
03:45:00 french servise
04:45:00 Nazm Badargah-e-Zeeshan.
05:00:00 Concluding address delivered on 31 December 2007 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Jalsa Salana Qadian.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 A weekly review of the news
06:45:00 Science And Medicine Review .
07:05:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded 25 September 2004.
08:05:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 17 April 1999.
09:10:00 Global Warming
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Sindhi Service
12:10:00 Tilawat
12:25:00 A weekly review of the news
12:35:00 Science And Medicine Review
12:55:00 Yassarnal Quran
13:15:00 Bangla Shomprochar
14:15:00 IConcluding address delivered on 17 September 2006 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK.
15:00:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded 25 September 2004.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 17 April 1999.
17:15:00 Yassarnal Quran
17:30:00 Historic Facts of the Ahmadiyya Jamaat for the Muslim

14.07.2010 (Wednesday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Malfoozat
01:00:00 Yassarnal Quran
01:20:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 28 April 1998 in English and Arabic.
02:20:00 Learning Arabic
02:35:00 Nazm Apne Karam Se Baksh De.
02:55:00 World News
03:10:00 Khabarnama
03:25:00 Global Warming
04:15:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 17 April 1999.
05:15:00 Concluding address delivered on 17 September 2006 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK.
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 a journey to New Zealand,
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 29 February 2004.
08:05:00 Introduction To Ahmadiyyat
09:05:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) at the Khuddamul Ahmadiyya IT forum. Recorded on 15 February 1998.
09:45:00 Nazm Ajab Noor.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Nazm Bani Kab Tak Rahe Gi
11:10:00 Swahili Service
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Dars-e-Hadith
12:25:00 Yassarnal Quran
12:50:00 Friday sermon delivered on 12 April 1985 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra)
14:05:00 Bangla Shomprochar
15:05:00 Nazm Wo Peshwa Hamara.
15:10:00 An address delivered on 28 June 2008 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Jalsa Salana Canada 2008.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal with Hadhrat Khalifatul Masih Vth. Recorded on 29 February 2004.
17:20:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 15 February 1998.

15.07.2010 (Thursday)

00:25:00 World News
00:45:00 Tilawat
00:55:00 Yassarnal Quran
01:10:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 5 May 1998
02:10:00 World News
02:30:00 Introduction To Ahmadiyyat
03:25:00 Friday sermon delivered on 12 April 1985 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra)
04:40:00 a journey to New Zealand,
05:10:00 An address delivered on 28 June 2008 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Jalsa Salana Canada 2008.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Malfoozat
06:25:00 race of Jamia Ahmadiyya Junior section Rabwah
07:00:00 Childrens Class with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 11 October 2003.
08:00:00 Qaseedah
08:05:00 Faith Matters A programme no. 28.
09:10:00 English Mulaqat with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 5 February 1994.
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Pushto Muzakarah
11:45:00 Tilawat
11:55:00 Nazm Apne Karam Se
12:20:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Bengali Service
14:00:00 Concluding address delivered on 30 June 2008 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth in Jalsa Salana Canada 2008.
14:50:00 Nazm Bisharaton Ki Naveed Tum
14:55:00 Tarjamatul Quran
16:00:00 Khabarnama
16:25:00 Yassarnal Quran p
16:50:00 English Mulaqat with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 5 February 1994.
17:40:00 Nazm Jo Shararay Shararat Kay

یہ پروگرام GMT وقت کے مطابق ہیں، ہندوستان میں صبح ۶ بجے سے رات ۱۲ بجے تک نشر ہونے والے پروگراموں کی فہرست یہاں شائع کی جارہی ہے۔(ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 59 Thursday 1st July 2010 Issue No. 26

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

جلسہ سالانہ جرمنی کے شرکاء کو نصائح اور شہداء لاہور کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 جون 2010ء بمقام منہائم جرمنی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے 35 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 25-26-27 جون 2010 کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی اور پھر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ یہ جلسہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ ہمارے ایمانوں میں تازگی اور نئی روح پیدا کرنے والا ہو۔ ان مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں جن کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کا انعقاد فرمایا تھا۔ اور وہ مقاصد تھے بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر ایمان اور یقین میں ترقی کرنا۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام دنیوی محبتوں پر حاوی کرنا۔ نیکیوں میں ترقی کرنا اور قدم آگے بڑھانا۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنا اور پھر ان رشتوں کو بڑھاتے چلے جانا اور سال کے دوران رخصت ہونے والے بھائیوں کیلئے دعائیں کرنا جو اپنا عہد بیعت نبھاتے ہوئے ہم سے جدا ہو گئے۔

فرمایا: پس ان تین دنوں میں ان مقاصد کو پیش نظر رکھیں۔ تبھی ہم اس جلسے کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں۔ اسی کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ان تین دنوں میں خاص طور پر اپنی حالتوں کو بدلنے کی کوشش کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اپنی حفاظت خاص میں رکھے۔ خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کیلئے بہت دعائیں کریں۔ پاکستان میں آج کل احمدیوں پر حالات تنگ سے تنگ کئے جا رہے ہیں۔ مخالفین کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حفاظت کرے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت کو سیکیورٹی کے نظام کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر اپنے گذشتہ خطبات کے تسلسل میں بعض شہداء لاہور کا تذکرہ فرمایا جن میں سب سے پہلے مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی شہید کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ آپ کے آباء و اجداد قادیان کے قریب کھارا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ لاہور میں ہی آپ کا گارمنٹس کا کاروبار تھا۔ بطور ناظم اطفال قائد ضلع، قائد علاقہ، زعیم مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور، جنرل سیکرٹری ضلع لاہور کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 51 سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ مسجد دار الذکر میں شہادت ہوئی۔ مالی جہاد میں پیش پیش تھے۔ گوجرانوالہ میں مسجد کی تعمیر کروائی۔ خلافت کی اطاعت میں بے مثال تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان میں ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں ڈیوٹی دیتے تھے۔

دوسرے نمبر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب شہید کا ذکر فرمایا۔ آپ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے۔ مسجد بیت النور ماڈل ٹاؤن میں آپ کی شہادت ہوئی۔ لندن سے بار ایٹ لاء کیا۔ پھر وہیں پریکٹس کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر پاکستان آگئے تھے۔ سابق امیر جماعت اسلام آباد، نائب امیر ضلع لاہور اور ممبر قضاء بورڈ کے طور پر خدمت کی بھی توفیق ملی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ مسجد دار الذکر میں آپ کی شہادت ہوئی۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کاہلوں شہید ابن مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب سیالکوٹی: ایل ایل بی کے بعد آپ سیالکوٹ میں ہی وکالت کرتے تھے۔ پھر لاہور کورٹ میں ایڈووکیٹ رہے۔ ماڈل ٹاؤن مسجد میں آپ کی شہادت ہوئی۔ غریبوں کے کیس مفت لڑتے تھے۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آتے۔ غیر از جماعت بھی آپ کی تعزیت کے لئے آئے۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل شہداء کا بھی ذکر فرمایا۔

مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب شہید ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب۔ مکرم اعجاز الحق صاحب شہید ابن مکرم رحمت الحق صاحب۔ مکرم شیخ ندیم احمد طارق شہید ولد مکرم میاں محمد منشاء صاحب۔ مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب شہید ابن مکرم عبد اللطیف پراچہ صاحب۔ مرزا ظفر احمد صاحب شہید ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب شہید۔ مکرم شیخ محمد اکرم صاحب ورک شہید ابن مکرم شیخ شمس الدین صاحب۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب شہید۔ مکرم میاں محمد عمر صاحب شہید ابن مکرم میاں عبد السلام صاحب عمر (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے پوتے)، مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب شہید۔ مکرم ارشد محمود بٹ صاحب شہید ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب۔ مکرم محمد حسین صاحب شہید۔ مکرم محمد امین صاحب شہید۔ مکرم ملک اکبر صاحب شہید۔ مکرم چوہدری محمد نواز صاحب شہید۔ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب شہید کا ذکر فرمایا اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور سب کو اپنی حفاظت و پناہ میں رکھے۔ ☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جارہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احباب کرام ابھی سے اس للٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی رزونل رمقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کی منظوری

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ ملکی اجتماع کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ را کتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کردیں۔ نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)